گورنمنٹ آف پاکستان کے نام

میری اس تصنیف کا جائزہ اور میری ذاتی انکوئری جس کے لئے مختلف ایجنسیاں استعمال کی جارہی ہیں۔ میری تصانیف اور شخصیت کی تحقیق ایسے منصف مزاج صحافیوں، دانشوروں اور سیکورٹی افسروں سے کروائی جائے جو روحانیت اور تصوف کے مخالف فرقے سے نہ ہوں اور تنگ نظر مولوی بھی نہ ہوں کیونکہ انتشار کا سبب یہی لوگ ہیں۔ اگر یہ علم اللہ کی محبت کا درس اور وسیلہ ثابت نہ ہو یا سب مذاہب کو ایک کرنے میں مددگار یا دنیا میں امن کا خواہاں نہ ہو یا اس سے وابستہ مختلف مذاہب کے لوگ گناہوں سے دور اور اللہ، رسول ﷺ کے محبّ، پرستار نہ بنے ہوں یا اس علم کے ثبوت یا اشارے آسمانی کتاب، احادیث اور ولیوں کے مکتوبات سے باہر ہوں نیز زمین و فلک پر دکھائی گئی تصویریں، خود ساختہ من گھڑت یا بے ثبوت ہوں تو حکومت ہر قسم کی سزا یا بندش کی مجاز ہے۔

ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ حکومت ان تصاویر کی بہت پہلے تحقیق کر چکی ہے۔ لیکن عوام میں فتنے کی وجہ سے خاموش ہے۔ حتیٰ کہ اس فتنے کے خطرے کے پیش نظر گوھر شاہی کو مختلف حربوں سے ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ کوشش نواز دور سے شروع ہوئی اسکے جانے کے بعد بھی اس کے ہم خیال اس حکومت میں موجود ہیں۔ انانیت، فرقہ واریت عقیدے یا کرسی کی وجہ سے رب کی نشانیوں کو جھٹلانا سربراہوں کے لئے اچھا شگون نہیں ہوتا۔ رب کی نشانیاں فتنہ پیدا نہیں کرتیں بلکہ فتنوں کو مٹانے کے لئے آتی ہیں جس کا لوگوں کو شعور نہیں ہے۔

حکومتِ پاکستان اگر منصف مزاجی سے تحقیقی رپورٹ شائع کردے۔ جسکی تحقیق غیر ممالک نے بھی کرنی ہے۔ تو پھر بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کے دل بھی اللہ کے ذکر اور اسکے نام سے چمکتے نظر آئیں گے کیونکہ مومن اور صادق قسم کے لوگ تصدیق کے منتظر ہیں۔ ہمارا نہ سیاسی جماعت سے تعلق ہے، اور نہ ہی حکومتی کاموں میں مداخلت کرتے ہیں۔ جو کچھ بھی کررہے ہیں رب کی رضا سے کررہے ہیں اور مستقبل میں جو کچھ بھی ہونا ہے رب کی رضا سے ہی ہونا ہے اس وجہ سے بے خوف اور بے دھڑک حقیقت کو آشکارا کررہے ہیں۔

اب یہ معلوم ہوا ہے کہ حجر اسود، چاند، سورج اور ستارے پر نمودار تصویروں کی وجہ سے فوجی جرنیل اور حکومت گوھر شاہی کو امریکہ یا کسی اور ملک کا ایجنٹ اور ملک کے لئے خطرہ سمجھتی ہے۔ واقعی میں اسی حکومت کا ایجنٹ ہوں جس نے یہ تصویریں لگائی ہیں۔ میں کئی دفعہ یہ اعلان کرچکا ہوں کہ ملک دشمنی، اسلام دشمنی، توہین رسالت یا منکرِ ختم نبوت کا اگر کوئی بھی ثبوت کسی کے پاس ہو تو بے شک مجھے زندہ جلا دیا جائے۔ ہماری نس نس اللہ رسول ﷺ کے عشق میں تڑپتی ہے۔ جو لوگ ایسے لوگوں پر جھوٹی رپورٹ یا جھوٹا بہتان لگاتے ہیں وہی ہیں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

والسلام

ریاض احمد گوھر شاہی

☆

تصنیفِ ہٰذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب اللہ کے متلاشیوں اور اللہ سے محبت کرنے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے

اطلاع برائے ذاکرین :

یہ کتاب حق پرستوں، منصف مزاج لوگوں اور اللہ کے طالبوں تک پہنچانی ہے۔

ازلی منافق اس کو تلف کرنے کی کوشش کریں گے ۔

☆

ments\0Asi\ASISIN be Site\Books\DE\phc not found.

یہ وہ گوھر شاہی ہیں، جنہوں نے تین سال تک سیہون شریف کی پہاڑیوں اور لال باغ میں اللہ کے عشق کی خاطر چلہ کشی کری، اللہ کو پانے کی خاطر دنیا چھوڑی، پھر اللہ کے حکم ہی سے دوبارہ دنیا میں آئے۔ لاکھوں دلوں میں اللہ کا ذکر بسایا اور لوگوں کو اللہ کی محبت کی طرف راغب کیا ہر مذہب والوں نے گوھر شاہی کو مسجدوں، مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں میں روحانی خطاب کے لئے مدعو کیا، اور ذکر قلب حاصل کیا، بے شمار مرد وزن ان کی تعلیم سے گناہوں سے تائب ہوئے اور اللہ کی طرف جھک گئے۔ بے شمار لاعلاج مریض ان کے روحانی علاج سے شفایاب ہوئے، پھر اللہ نے ان کا چہرہ چاند پر دکھایا، پھر حجرا سود میں بھی ان کی تصویر ظاہر ہوئی، پوری دنیا میں ان کی شہرت ہوگئی۔ لیکن کور چشم مولویوں کو اور ولیوں سے حسد، بغض رکھنے والے مسلمانوں کو یہ شخص پسند نہ آیا، ان کی کتابوں کی تحریروں میں خیانت کر کے ان پر کفر اور واجب القتل کے فتوے لگائے۔

مانچسٹر میں ان کی رہائش گاہ پر پیٹرول بم پھینکا، کوٹری میں دوران خطاب ان پر ہینڈ گرینیڈ بم سے حملہ کیا گیا۔ لاکھوں روپے ان کے سر کی قیمت رکھی گئی۔ پانچ قسم کے سنگین جھوٹے مقدمات، اندرون ملک ان کو پھنسانے کے لئے قائم کئے گئے۔ نواز شریف کی وجہ سے حکومتِ سندھ بھی شامل ہوگئی تھی دو کیس قتل، ناجائز اسلحہ، ناجائز قبضہ کا دفعہ بھی لگایا گیا۔ امریکہ میں بھی ایک عورت سے زیادتی اور حبسِ بے جا کا مقدمہ بنایا گیا۔ زرد صحافت نے انہیں زمانے میں خوب بدنام کیا، لیکن آخر میں عدالتوں نے شنوائی اور تحقیقات کے بعد تمام مقدمات جھوٹے قرار دے کر خارج کر دیئے اور اللہ نے اپنے اس دوست کو ہر مصیبت سے بچائے رکھا۔

☆

دیباچہ

جو مذاہب آسمانی کتابوں کے ذریعہ قائم ہوئے وہ درست ہیں بشرطیکہ ان میں ردو بدل نہ کی گئی ہو!

مذاہب کشتی اور علماء ملاح کی طرح ہوتے ہیں، اگر کسی ایک میں بھی نقص ہو تو منزل پہ پہنچنا مشکل ہے، البتہ اولیاء ٹوٹی پھوٹی کشتی کو بھی کنارے لگا دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹوٹے پھوٹے لوگ اولیاء کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

مذہب سے بالاتر اللہ کی محبت ہے، جو تمام مذاہب کا عرق ہے۔ جبکہ اللہ کا نور مشعلِ راہ ہے!

تین حصے علمِ ظاہر کے اور ایک حصہ علمِ باطن کا ہے جو خضرؑ (وشنو مہاراج) کے ذریعہ عام ہوا!

اللہ کی محبت ہی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، جس دل میں خدا نہیں کتے اس سے بہتر ہیں، کیونکہ وہ اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں اور محبت ہی کی وجہ سے مالک کا قرب حاصل کر لیتے ہیں ورنہ کہاں ایک نجس کتا اور کہاں حضرتِ انسان!

اگر تجھے جنت اور حور و قصور کی آرزو ہے تو خوب عبادت کرتا کہ اونچی سے اونچی جنت مل سکے!

اگر تجھے اللہ کی تلاش ہے تو روحانیت بھی سیکھ تا کہ تو صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کے وصال تک پہنچ سکے!

بقلم

ریاض احمد گوہر شاہی

بابِ اول

انسان ازل سے ابد تک

جب اللہ نے روحوں کو بنانا چاہا تو کہا ' کُن'، تو بیشمار روحیں بن گئیں اللہ کے سامنے اور قریب ارواح نبیوں کی، پھر دوسری صف میں ولیوں کی، پھر تیسری صف میں مؤمنین کی، پھر ان کے پیچھے عام انسانوں کی، پھر حدِ نگاہ سے دور صف میں عورتوں کی روحیں بن گئیں، پھر ان کے پیچھے روحِ حیوانی، پھر روحِ نباتی اور پھر ایسی روح جمادی جن میں ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہ تھی، نمودار ہو گئیں۔

اللہ کے دائیں طرف فرشتوں کی اور پھر اس کے بعد حوروں کی ارواح تھیں، جو رب کے چہرے کو نہ دیکھ سکیں، یہی وجہ ہے کہ فرشتے رب کا دیدار نہیں کر سکتے پھر پیچھے نوری مؤکلات کی روحیں جو دنیا میں آ کر نبیوں، ولیوں کی امدادی ہوئیں پھر بائیں جانب جنات کی روحیں، پھر پیچھے سفلی مؤکلات، پھر خبیثوں کی روحیں جو دنیا میں آ کر ابلیس کی امدادی ہوئیں۔

دائیں، بائیں اور حدِ نگاہ سے دور والی ارواح رب کا جلوہ نہ دیکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن، فرشتے اور عورتیں رب سے ہمکلام ہو سکتے ہیں لیکن دیدار نہیں کر سکتے۔

کرہِ ارض میں ایک آگ کا گولہ تھا، حکم ہوا ٹھنڈا ہو جا، پھر اسکے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے چاند، مریخ، مُشتری، یہ دنیا اور ستارے سب اسی کے ٹکڑے ہیں جبکہ سورج وہی باقی ماندہ گولہ ہے یہ زمین راکھ ہی راکھ تھی جمادی روحوں کو نیچے بھیجا گیا جن کے ذریعے راکھ جم کر پتھر ہو گئی پھر نباتی روحوں کو بھیجا گیا جسکی وجہ سے پتھروں میں درخت بھی اُگ آئے پھر حیوانی روحوں کے ذریعے حیوان نمودار ہوئے۔

اللہ نے سب روحوں سے یہ بھی پوچھا تھا کیا میں تمہارا رب ہوں، سب نے اقرار کیا اور سجدہ کیا تھا یعنی پتھروں اور درختوں کی روحوں نے بھی سجدہ کیا تھا "والنجم والشجر یسجدان" (سورۃ الرحمٰن القرآن)

پھر اللہ نے روحوں کے امتحان کیلئے مصنوعی دنیا، مصنوعی لذات بنائے اور کہا اگر کوئی ان کا طالب ہے تو حاصل کر لے بیشمار روحیں اللہ سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف لپکیں اور دوزخ ان کے مقدر میں لکھ دی گئی پھر اللہ نے بہشت کا نظارہ دکھایا جو پہلی حالت سے بہتر اور اطاعت و بندگی والا تھا۔ بہت سی روحیں ادھر لپکیں انکے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی بہت سی روحیں کوئی فیصلہ نہ کر پائیں انہیں پھر رحمٰن اور شیطان کے درمیان کر دیا وہی روحیں دنیا میں آ کر بیچ میں پھنس گئیں، پھر جسکے ہاتھ لگ گئیں (اس ہی کی ہو گئیں)۔

بہت سی روحیں اللہ کے جلوے کو دیکھتی رہیں، نہ دنیا کی اور نہ ہی جنت کی طلب، اللہ کو اُن سے محبت اور اُنہیں اللہ سے

محبت ہوگئی ان ہی روحوں نے دنیا میں آ کر اللہ کی خاطر دنیا کو چھوڑا اور جنگلوں میں بسیرا کیا روحوں کی ضرورت اور دل لگی کے لیے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق، چھ ہزار پانی میں، چھ ہزار خشکی میں اور چھ ہزار ہوائی اور آسمانی پیدا کی گئی۔

پھر اللہ نے سات قسم کی جنت اور سات قسم کی دوزخ بنائی

......جنتوں کے نام......	......دوزخوں کے نام......
1- خلد	1- سقر
2- دارالسلام	2- سعیر
3- دارالقرار	3- نطیٰ
4- عدن	4- حطمہ
5- الماویٰ	5- جحیم
6- نعیم	6- جہنم
7- فردوس	7- ہاویہ

مندرجہ بالا سارے نام سریانی زبان (وہ زبان جس میں اللہ فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے) کے ہیں

سب مذاہب کا عقیدہ ہے کہ جسے اللہ چاہے دوزخ میں اور جسے چاہے بہشت میں بھیج دے۔ اگر وہیں سے جس روح کو دوزخ میں بھیجا جاتا تو وہ اعتراض کرتی کہ میں نے کونسا جرم کیا تھا؟ اللہ کہتا، تو نے میری طرف سے منہ موڑ کر دنیا طلب کری تھی روح کہتی، وہ تو صرف نادانی میں اقرار تھا، عمل تو نہیں کیا تھا، پھر اس حجت کو پورا کرنے کے لیے روحوں کو نیچے اس دنیا میں بھیجا۔

آدم علیہ السلام جنہیں شنکر جی بھی کہتے ہیں جنت کی مٹی سے ان کا جسم بنایا گیا پھر روحِ انسانی کے علاوہ کچھ اور مخلوقیں بھی اُس میں ڈال دی گئیں جب آدم علیہ السلام کا جسم بنایا جا رہا تھا تو شیطان نے حسد سے تھوکا تھا جو ناف کی جگہ گرا اور اُس تھوک کے جراثیم بھی اُس جسم میں شامل ہوگئے شیطان، جنات قوم سے ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے جسم تو صرف مٹی کا مکان تھا جس کے اندر سولہ (۱۶) مخلوقوں کو بند کردیا، جب کہ خناس اور چار پرندے اور بھی ہیں۔

آدمؑ کی بائیں پسلی سے عورت کی شکل میں مواد نکلا اُس میں روح ڈال دی گئی جو مائی حوا بن گئی بعد میں بہشت سے نکال کر آدم علیہ السلام کو سری لنکا اور مائی حوا کو جدہ میں اتارا گیا جن کے ذریعے ایشیائیوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوگیا اور آسمان سے باقی روحیں بھی بتدریج آنا شروع ہوگئیں روحوں کی تعلیم و تربیت اور مدارج کیلیے مذاہب کی صورت میں مدرسے قائم ہوئے اور روزِ ازل کی تقدیر کے مطابق کوئی کسی مذہب میں اور کوئی بے مذہب ہی رہیں اللہ کی محبّ روحیں بھی اس دنیا میں آئیں کوئی مسلم کے گھر،

کوئی ہندوؤں، کوئی سکھوں اور کوئی عیسائیوں کے گھروں میں پیدا ہوگئیں اور اپنے مذہب کے ذریعے اللہ کو پانے کی کوشش کرنے لگیں۔
یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کے خواص نے رہبانیت اختیار کی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے یہ عقیدہ غلط ہے حضور پاک ﷺ بھی غار حرا میں جایا کرتے تھے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین اجمیریؒ، داتا علی ہجویریؒ، بری امامؒ، بابا فریدؒ، شہباز قلندرؒ وغیرہ نے بھی رہبانیت کے بعد ہی اتنے بلند مقام حاصل کیے۔ اور ان ہی کے ذریعے دین کی اشاعت ہوئی۔

باب دوئم

دُنیا میں انسان کی بنیاد......

پیٹ میں نطفہِ انسانی کے بعد خون کو اِکٹھا کرنے کیلئے روحِ جمادی آتی ہے پھر روحِ نباتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے چار ماہ کے بعد روحِ حیوانی جسم میں داخل کی جاتی ہے جس کے ذریعے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے اِن کو ارضی ارواح کہتے ہیں پھر پیدائش کے بعد روحِ انسانی دوسری مخلوقات کے ساتھ آتی ہے ان کو سماوی ارواح کہتے ہیں۔

اگر بچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی پیٹ میں مر جائے تو اُس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ حیوان تھا پیدائش کے تھوڑی دیر بعد مر جائے تو اُس کا جنازہ لازم ہے کہ وہ روحِ انسانی کی آمد کی وجہ سے انسان بن گیا تھا اور نفس نے بھی مقامِ ناف پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈیرہ لگا لیا تھا اگر اِس میں جمادی روح طاقتور ہے تو وہ پہاڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے روحِ نباتی کی وجہ سے انسان پھولوں اور درختوں سے لگاؤ رکھتا ہے روحِ حیوانی کے غلبہ سے جانوروں سے پیار اور جانوروں جیسے کام کرتا ہے جبکہ نفس کی شکل کتے کی طرح ہوتی ہے، اُس کے غلبہ سے کتوں جیسے کام اور کتوں سے پیار کرتا ہے اور بیداریِ قلب سے انسان فرشتوں کی طرح بن جاتا ہے۔

انسان کے مرنے کے بعد سماوی ارواح آسمانوں کو لوٹ جاتی ہیں، جو ایک ہی جسم کے لیے مخصوص ہیں، ارضی روحیں بمع نفوس کے اسی دنیا میں رہ جاتی ہیں ارضی روحیں ایک سے دوسرے، پھر تیسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتیں ہیں کیونکہ ان کا روزِ محشر سے کوئی تعلق نہیں لیکن پاکیزہ نفس قبروں میں رہ کر لوگوں کو فیض پہنچاتے اور خود بھی بندگی کرتے رہتے ہیں جیسا کہ جب شبِ معراج میں حضور پاک، موسیٰؑ کی قبر سے گزرے تو دیکھا موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، جب آسمانوں پر پہنچے تو دیکھا موسیٰؑ وہاں بھی موجود ہیں۔

بدکار لوگوں کے طاقتور نفس اپنے بچاؤ کے لیے شیاطین کے ٹولے سے مل جاتے ہیں، اور لوگوں کے جسم میں داخل ہوکر لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کو بدروحیں کہتے ہیں، انجیل میں ہے کہ عیسیٰؑ بدروحیں نکالا کرتے تھے۔

ارضی ارواح اور نفوس اسی دنیا میں روحِ انسانی عالم علیین یا سجین میں اور لطائف اگر طاقتور ہیں تو وہ بھی علیین میں،

ورنہ قبر میں ہی ضائع ہوجاتے ہیں نفس کی وجہ سے انسان ناپاک ہوا۔

بقول بلھے شاہؒ

اس نفس پلیت نے پلیت کیتا اساں مُنڈھوں پلیت نہ سی!

نفس کو پاک کرنے کے لیے کتابیں اتریں، نبی، ولی آئے، کہیں اُس کو دوزخ سے ڈرایا گیا، کہیں بہشت کی لالچ دی گئی۔ ریاضت، عبادت اور روزوں کے ذریعے اسے سُدھارنے کی کوشش کی گئی اور جنت کے حقدار بھی ہوگئے۔ اور بہت سے لوگوں نے باطنی علم کے ذریعے اسے پاک بھی کرلیا اور اللہ کے دوست بن گئے۔

......ایک اہم نقطہ......

......نفس کا تعلق شیطان سے ہے۔

......سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق، پانچوں رسولوں سے ہے۔

......اَنا کا تعلق اللہ سے ہے۔

......اِسی طرح اِس جسم کا تعلق کامل مرشد سے ہے۔

اور جو بھی مخلوق جس نسبت سے خالی ہے وہ اس کے فیض سے محروم اور عاری ہے۔

☆☆☆

سوئم

......لطیفۂ قلب......

گوشت کے لوتھڑے کو اردو میں دل اور عربی میں فواد بولتے ہیں اور اس مخلوق کو جو دل کے ساتھ ہے قلب بولتے ہیں اسکی نبوت اور علم آدمؑ کو ملا تھا حدیث میں ہے کہ دل اور قلب میں فرق ہے اس دنیا کو ناسوت بولتے ہیں اسکے علاوہ اور جہان بھی ہیں یعنی ملکوت، عنکبوت، جبروت، لاہوت، وحدت اور احدیت۔ یہ مقام ناسوت میں گولہ پھٹنے سے پہلے تھے اور انکی مخلوقیں بھی پہلے سے موجود تھیں فرشتے ارواح کے ساتھ بنے لیکن ملائکہ اور لطائف پہلے ہی سے ان مقامات پر موجود تھے، بعد میں عالمِ ناسوت میں بھی کئی سیاروں پر دنیا آباد ہوئی کوئی مٹ گئے اور کوئی منتظر ہیں یہ مخلوق یعنی لطائف اور ملائکہ روحوں کے امرِ کن سے ۷۰ ہزار سال پہلے بنائے گئے تھے اور ان میں سے قلب کو مقامِ محبت میں رکھا گیا اور اسی کے ذریعے انسان کا رابطہ اللہ سے جڑ جاتا ہے اللہ اور بندے کے درمیان یہ ٹیلی فون آپریٹر کی حیثیت رکھتا ہے انسان پر دلیل والہامات اسی کے ذریعے وارد ہوتے ہیں۔ جبکہ لطائف کی عبادات بھی اسی کے ذریعے عرشِ بالا پر پہنچتی ہیں لیکن یہ مخلوق خود ملکوت سے آگے نہیں جاسکتی، اس کا مقام خلد ہے اس کی عبادت بھی اندر، اور تسبیح بھی انسان کے ڈھانچے میں ہے اسکی عبادت کے بغیر والے جنتی بھی افسوس کرینگے کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کو نیکوکاروں کے برابر کردینگے کیونکہ قلب والے جنت میں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے۔

جسمانی عبادت مرنے کے بعد ختم ہوجاتی ہے جن کے قلب اور لطائف اللہ کے نور سے طاقتور نہیں وہ قبروں میں ہی خستہ حالت میں رہیں گے یا ضائع ہوجائیں گے جبکہ منور اور طاقتور لطائف مقامِ علیین میں چلے جائیں گے یوم محشر کے بعد جب دوسرے جسم دیئے جائیں گے تو پھر یہ لطائف بھی روح انسانی کے ساتھ اس جسم میں داخل ہونگے جنھوں نے ان کو دنیا میں اللہ اللہ سکھایا تھا، وہاں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے اور وہاں جاکر بھی ان کے مرتبے بڑھتے رہیں گے اور جو اِدھر دل کے اندھے تھے وہ اُدھر بھی اندھے ہی رہیں گے کیونکہ میدان عمل یہ دنیا تھی، اور وہ ایک ہی جگہ ساکن ہوجائیں گے۔

عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ ہندو مذہب بھی ان مخلوقوں کا قائل ہے ہندو انہیں شکتیاں اور مسلمان لطائف کہتے ہیں قلب دل کے بائیں طرف دو انچ کے فاصلے پر ہوتا ہے اس مخلوق کا رنگ زرد ہے اِس کی بیداری سے انسان زرد روشنی اپنی آنکھوں میں محسوس کرتا ہے بلکہ کئی عامل حضرات ان لطائف کے رنگوں سے لوگوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔

اکثر لوگ اپنے دل کی بات برحق مانتے ہیں اگر واقعی دل سچے ہیں تو سب دل والے ایک کیوں نہیں عام آدمی کا قلب صنوبری ہوتا ہے جس میں کوئی سدھ بدھ نہیں ہوتی نفس اور خناس کے غلبے یا اپنے سیدھے پن کی وجہ سے غلط فیصلہ بھی دے سکتا ہے قلبِ صنوبری پر اعتماد نادانی ہے جب اس دل میں اللہ کا ذکر شروع ہوجاتا ہے پھر اس میں نیکی بدی کی تمیز اور سمجھ آجاتی ہے اسے قلبِ سلیم کہتے ہیں پھر ذکر کی کثرت سے اُس کا رُخ رب کی طرف مُڑ جاتا ہے، اُسے قلبِ منیب کہتے ہیں، یہ دل برائی سے روک

سکتا ہے مگر یہ صحیح فیصلہ نہیں کرسکتا، پھر جب اللہ تعالیٰ کی تجلیات اُس دل پر گرنا شروع ہوجاتی ہیں تو اُسے قلب ِ شہید کہتے ہیں۔

الحدیث: ''شکسته دِل اور شکسته قبر پر اللّٰد کی رحمت پڑتی هے''

اُس وقت جو دِل کہے چپ کر کے مان لے، کیونکہ تجلّی سے نفس بھی مطمئنہ ہوجاتا ہے اور اللہ حبل الورید ہوجاتا ہے، پھر اللہ کہتا ہے کہ میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔(حدیث قدسی)

روحِ انسانی:

اس کی نبوت اور علم ابراهیمؑ کو ملا تها.

یہ دائیں پستان کے قریب ہوتی ہے۔ ذکر کی ضربوں اور تصور سے اِس کو بھی جگایا جاتا ہے۔ پھر اِدھر بھی ایک دھڑکن نمایاں ہوجاتی ہے۔ اِس کے ساتھ (ذکر) یا اللہ ملایا جاتا ہے، پھر انسان کے اندر دو بندے ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اِس کا مرتبہ قلب والے سے بڑھ جاتا ہے۔ روح کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور اِس کی بیداری سے جبروت تک (جو مقام ِ جبرائیل ہے) رسائی ہوجاتی ہے۔ غضب وغصہ اِس کے ہمسایہ ہوتے ہیں، جو جل کر جلال بن جاتے ہیں۔

لطیفہ ِ سری:

اس کی نبوت اور علم موسیٰؑ کو ملا تها.

یہ مخلوق سینے کے درمیان سے بائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے۔ اِس کو بھی یا حئی یا قیوم کی ضربوں اور تصور سے بیدار کیا جاتا ہے۔ اِس کا رنگ سفید ہے۔ خواب یا مراقبے میں لاہوت تک پہنچ رکھتی ہے، اب تین مخلوقیں ذکر کر رہیں ہیں اور اِس کا درجہ اُن دو سے بڑھ گیا۔

لطیفہ ِ خفی:

اس کی نبوت اور علم عیسیٰؑ کو ملا تها.

یہ سینے کے درمیان سے دائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے، اِسے بھی ضربوں کے ذریعہ یا واحد سکھایا جاتا ہے۔ اِس کا رنگ سبز ہے اور اِس کی رسائی مقام ِ وحدت سے ہے، اور اب چار بندوں کی عبادت سے درجہ اور بڑھ گیا۔

لطیفہ ِ اخفیٰ:

اس کی نبوت اور علم حضور پاکؐ کو ملا تها.

یہ مخلوق سینے کے درمیان ہے۔ یا احد کا ذکر اِس کے لئے وسیلہ ہے۔ اِس کا رنگ جامنی ہے، اِس کا تعلق بھی مقام وحدت کے اُس پردے سے ہے جس کے پیچھے تخت ِ خداوند ہے پانچ لطیفوں کا باطنی علم بھی پانچوں نبیوں کو بالترتیب حاصل ہوا، اور

ہر لطیفے کا آدھا علم نبیوں سے ولیوں تک پہنچا، اس طرح اس کے دس حصے بن گئے۔ پھر ولیوں سے خاص، اس علم سے مستفیض ہوئے۔ جبکہ ظاہری علم، ظاہری جسم، ظاہری زبان، ناسوت اور نفوس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔ اور اس کا علم ظاہری کتاب میں ہے۔ جس کے تیس (30) حصے ہیں۔ علم ِ باطن بھی نبیوں پر وحی کے ذریعے نازل ہوا، اس وجہ سے اسے بھی باطنی قرآن بولتے ہیں۔ قرآن کی بہت سی سورتیں بعد میں منسوخ کی جاتیں۔ اُس کی وجہ یہی تھی کہ کبھی کبھی سینے کا علم بھی حضورؐ پاک کی زبان سے عام میں ادا ہو جاتا۔ جو کہ خاص کے لئے تھا، بعد میں یہ علم سینہ بہ سینہ ولیوں میں چلتا رہا اور اب کتب کے ذریعے عام کر دیا گیا۔

لطیفہ ِ انا:

یہ مخلوق سر میں ہوتی ہے، بے رنگ ہے۔ یاھُو کا ذکر اِسکی معراج ہے۔ اور یہی مخلوق طاقتور ہو کر خدا کے روبرو بے پردہ ہمکلام ہو جاتی ہے۔ یہ عاشقوں کا مقام ہے اس کے علاوہ کچھ خواص کو اللہ کی طرف سے اور (دیگر) مخلوقیں بھی عطا ہو جاتی ہیں، جیسے طفل ِ نوری یا جُسہ ِ توفیق ِ الٰہی، پھر ان کا مرتبہ سمجھ سے بالا ہے۔

لطیفہ اِنا کے ذریعہ دیدار اِلھیٰ خواب میں ھوتا ھے.

جُسہ تِوفیق اِلھیٰ کے ذریعہ رب کا دیدار مراقبے میں ھوتا ھے.

اور طفلِ نوری والوں کا دیدار ھوش و حواس میں ھوتا ھے

یہی پھر دنیا میں قدرت اللہ کہلاتے ہیں، چاہے کسی کو عبادت و ریاضت، اور چاہے کسی کو نظروں سے ہی مقام ِ محمود تک پہنچا دیں، اِن کی نظروں میں **چہ مسلم چہ کافر　　چہ زندہ چہ مردہ** سب برابر ہوتے ہیں جیسا کہ غوث پاکؓ کی ایک نظر سے چور، قطب بن گیا یا ابوبکر حواری یا منگا ڈاکو بھی اِن لوگوں کی نظروں سے پیر بن گئے۔ پانچوں مرسل کو بالترتیب علیحدہ علیحدہ لطائف کا علم دیا گیا جس کی وجہ سے روحانیت میں ترقی ہوتی گئی جس جس لطیفے کا ذکر کرے گا، اُن سے متعلق مرسل سے تعلق اور فیض کا حق دار ہو جائے گا اور جس لطیفے پر تجلی پڑے گی، اس کی ولائت اُس نبی کے نقش قدم پر ہوگی سات آسمانوں میں پہنچ اور سات بہشتوں میں مدارج کی حصولی بھی ان ہی لطائف سے ہوتی ہے۔

لطیفہءنفس:

یہ شیطانی جرثومہ ہے ناف میں اس کا ٹھکانہ ہے سب نبیوں ولیوں نے اس کی شرارت سے پناہ مانگی، اس کی غذا فاسفورس اور بدبو ہے، جو ہڈیوں، کوئلے اور گوبر میں بھی ہوتی ہے ہر مذہب نے جنابت کے بعد نہانے پر زور دیا ہے کیونکہ جنابت کی بدبو مساموں سے بھی خارج ہوتی ہے بدبودار قسم کے مشروب اور بدبودار قسم کے جانوروں کے گوشت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

روز ِ ازل میں اللہ کے سامنے والی تمام روحیں، جمادی تک، ایک دوسرے سے مانوس اور متحد ہو گئیں روح جمادی کی وجہ

سے انسان نے پتھروں کے مکان بنائے، اور روحِ نباتی کی وجہ سے درختوں کی لکڑیوں سے چھت بنائے، درختوں کے سائے سے بھی مستفیض ہوئے، درختوں نے ان کو صاف ستھری آکسیجن پہنچائی۔ پیچھے والی حیوانی روحیں جو دنیا میں آ کر جانور بن گئے، سب انسانوں کے لئے حلال کر دیئے گئے۔ جبکہ ان ہی سے متعلقہ پرندے بھی حلال کر دیے گئے۔

بائیں طرف جنات اور سفلی مؤکلات بنے پھر اُن سے پیچھے کی طرف خبیث ارواح جو آخر میں دشمنِ خدا ہوئیں اور وہ حیوانی، نباتی اور جمادی روحیں جو خبیثوں کے پیچھے نمودار ہوئیں تھیں اُنہوں نے انسانوں سے دشمنی کری، اُن کی روح جمادی کے دنیا میں آنے سے راکھ، کوئلہ بنی، جس کی گیس انسانوں کے لئے نقصان دہ تھی۔ اُن کی روحِ نباتی سے خطرناک اور کانٹے دار قسم کے اور آدم خور قسم کے درخت وجود میں آئے اور اُنکی روحِ حیوانی سے آدم خور اور درندہ قسم کے جانور پیدا ہوئے اور اُن سے متعلقہ پرندے بھی ان ہی کی انسان دشمنی کی خصلت کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے جن کی پہچان یہ ہے کہ وہ پنجے سے پکڑ کر غذا کھاتے ہیں۔

دائیں جانب والی ارواح کو انسان کا خادم، پیغام رساں اور مددگار بنادیا اور انسان کو سب سے زیادہ فضیلت عطا کر کے اپنا خلیفہ مقرر کر دیا اب انسان کی مرضی، محنت اور قسمت ہے کہ خلافت منظور کرے یا ٹھکرا دے نفس خواب میں جسم سے باہر نکل جاتا ہے اور اس بندے کی شکل میں جنات کی شیطانی محفلوں میں گھومتا ہے نفس کے ساتھ خناس بھی ہوتا ہے جسکی شکل ہاتھی کی طرح ہوتی ہے اور یہ نفس اور قلب کے درمیان بیٹھ جاتا ہے، انسان کو گمراہ کرنے کیلئے نفس کی مدد کرتا ہے اسکے علاوہ چار پرندے بھی انسان کو گمراہ کرنے کیلئے چاروں لطائف کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں جیسا کہ قلب کے ساتھ مرغ، جس کی وجہ سے دل پر شہوت کا غلبہ رہتا ہے، قلب کے ذکر سے وہ مرغ، مرغِ بسمل بن جاتا ہے، اور حرام وحلال کی تمیز کا شعور پیدا کر دیتا ہے پھر اس قلب کو قلبِ سلیم کہتے ہیں سری کے ساتھ کوا، کوے کی وجہ سے حرص، اور خفی کے ساتھ مور، مور کی وجہ سے حسد، اور اخفیٰ کے ساتھ کبوتر، کبوتر کی وجہ سے بخل آجاتا ہے اور اُنکی خصلتیں لطائف کو حرص وحسد پر مجبور کر دیتی ہیں، جب تک لطائف منور نہ ہو جائیں ابراہیمؑ علیہ السلام کے جسم سے ان ہی چار پرندوں کو نکال کر، پاکیزہ کر کے دوبارہ جسم میں ڈالا گیا تھا مرنے کے بعد پاکیزہ لوگوں کے یہ پرندے درختوں پر بسیرا بنالیتے ہیں۔ بہت سے لوگ جنگلوں میں کچھ دن رہ کر پرندوں جیسی آوازیں نکالتے ہیں، اور یہ پرندے ان سے مانوس ہو جاتے ہیں اور اُن کے چھوٹے موٹے علاجوں میں معاون بن جاتے ہیں۔

انسانی جسم میں اِن لطائف کی ڈیوٹیاں

لطیفہ ِ اخفیٰ : اِس کے ذریعہ انسان بولتا ہے۔ ورنہ زبان ٹھیک ہونے کے باوجود وہ گونگا ہے۔ انسانوں اور حیوانوں میں فرق اِن لطائف کا ہے۔ پیدائش کے وقت اگر اخفیٰ کسی وجہ سے جسم میں داخل نہ ہو سکے تو اسے جسم میں منگوانا کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی، پھر گونگے بولنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ ِسری : اِس کے ذریعہ انسان دیکھتا ہے۔اِس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پیدائشی اندھا ہے،اِس کو واپس لانا بھی کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی،جس سے اندھے بھی دیکھنا شروع ہوجاتے تھے۔

لطیفہ ِقلب: اِس کے جسم میں نہ ہونے کی وجہ سے انسان بالکل جانوروں کی طرح رب سے نا آشنا اور دور،بےشوق بےکیف ہوجاتا ہے،اِس کو واپس دلوانا بھی نبیوں کا کام تھا۔اوراُن نبیوں کے معجزات کرامت کی صورت میں ولیوں کو بھی عطا ہوئے،جس کے ذریعہ فاسق وفاجر بھی رب تک پہنچ گئے۔

کسی بھی ولی یا نبی کے ذریعہ جب کسی متعلقہ لطیفے کو واپس کیا جاتا ہے تو گونگے بہرے اور اندھے بھی شفایاب ہوجاتے ہیں۔

لطیفہ اَنا : اِس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پاگل کہلاتا ہے،بےشک دماغ کی سب نسیں کام کررہی ہوں۔

لطیفہ ِخفی : اِس کے نہ آنے سے انسان بہرہ ہے۔خواہ کان کے سوراخ کھول دیئے جائیں۔جسمانی نقائص سے بھی یہ حالتیں پیدا ہوسکتی ہیں، جو قابل ِعلاج ہیں،لیکن مخلوقوں کے ناپید ہونے کا کوئی علاج نہیں،جب تک کسی نبی یا ولی کی حمایت حاصل نہ ہو۔

لطیفہ ِنفس: کے ذریعہ انسان کا دل دنیا میں،اورلطیفہِ قلب کے ذریعہ انسان کا رُخ اللہ کی طرف مڑ جاتا ہے۔

باب چھارم

لفظ اللہ

سُریانی زبان جو آسمانوں پر بولی جاتی ہے فرشتے اور رب اسی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں جنت میں آدمؑ صفی اللہ بھی یہی زبان بولتے تھے،پھر جب آدمؑ صفی اللہ اور مائی حوا دنیا میں آئے عربستان میں آباد ہوئے اُن کی اولاد بھی یہی زبان بولتی تھی پھر آل کے دنیا میں پھیلاؤ کی وجہ سے یہ زبان عربی،فارسی،لاطینی سے نکلتی ہوئی انگریزی تک جا پہنچی اور اللہ کو مختلف زبانوں میں علیحدہ علیحدہ پکارا جانے لگا آدم علیہ السلام کے عرب میں رہنے کی وجہ سے سریانی کے بہت سے الفاظ اب بھی عربی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ آدمؑ کو آدم صفی اللہ کے نام سے پکارا تھا کسی کو نوح نبی اللہ کسی کو ابراہیم خلیل اللہ پھر موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ اور محمد الرسول اللہ پکارا گیا یہ سب کلمے سریانی زبان میں لوحِ محفوظ پر ان نبیوں کے آنے سے پہلے ہی درج تھے تبھی حضور پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ اللہ مسلمانوں کا رکھا ہوا نام ہے،مگر ایسا نہیں ہے

حضرت محمد الرسول اللہؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔جبکہ اس وقت اسلام نہیں تھا۔اور اسلام سے پہلے بھی ہر نبی کے کلمے کے ساتھ اللہ پکارا گیا۔جب روحیں بنائی گئیں تو ان کی زبان پر پہلا لفظ اللہ ہی تھا۔اور پھر جب روح آدم کے جسم میں داخل ہوئی تو یا

اللہ پڑھ کر ہی داخل ہوئی تھی۔ بہت سے مذاہب اس رمز کو حق سمجھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہیں۔ اور بہت سے شکوک وشبہات کی وجہ سے اس سے محروم ہیں۔

جو بھی نام رب کی طرف اشارہ کرتا ھے قابل تِعظیم ھے.

یعنی اللہ کی طرف رخ کر دیتا ہے۔ مگر ناموں کے اثر سے متفرق ہو گئے۔ حروف ِ ابجد اور حروف ِ تہجی کی رو سے ہر لفظ کا ہندسہ علیحدہ ہوتا ہے، یہ بھی ایک آسمانی علم ہے۔ اور ان ہندسوں کا تعلق کُل مخلوق سے ہے۔ بعض دفعہ یہ ہندسے ستاروں کے حساب سے آپس میں موافقت نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ سے اِنسان پریشان رہتا ہے۔ بہت سے لوگ اس علم کے ماہرین سے ستاروں کے حساب سے زائچہ بنوا کر نام رکھتے ہیں۔

جیسا کہ ابجد (ا، ب، ج، د)(۱،۲،۳،۴) کے دس (۱۰) عدد بنتے ہیں۔ اسی طرح ہر نام کے علیحدہ اعداد ہوتے ہیں۔ جب اللہ کے مختلف نام رکھ دیئے گئے تو ابجد کے حساب سے ایک دوسرے سے ٹکراؤ کا سبب بن گئے۔ اگر سب ایک ہی نام سے رب کو پکارتے تو مذاہب جُدا جُدا ہونے کے باوجود، اندر سے ایک ہی ہوتے۔ پھر نانک صاحب اور بابا فرید کی طرح یہی کہتے۔

سب روحیں اللہ کے نور سے بنی ھیں .لیکن اِن کا ماحول اور ان کے محلے علیحدہ ھیں.

جن فرشتوں کی دنیا میں ڈیوٹی لگائی جاتی ہے، انہیں دنیا والوں کی زبانیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ امتیوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نبی کا کلمہ، جو نبی کے زمانے میں امت کی پہچان، فیض اور پاکیزگی کے لئے رب کی طرف سے عطا ہوتا تھا، اسی طرح اسی زبان میں کلمے کا تکرار کیا کرے۔ کسی کو کسی بھی مذہب میں آنے کے لئے یہ کلمے شرط ہیں جس طرح نکاح کے وقت زبانی اقرار شرط ہے۔ جنتوں میں داخلے کے لئے بھی یہ کلمے شرط کر دیئے گئے۔ لیکن مغربی ممالک میں بیشتر مسلم اور عیسائی اپنے مذہب کے کلموں حتیٰ کہ اپنے نبی کے اصلی نام سے بے خبر ہیں۔ زبانی کلمے والے اعمالِ صالح کے محتاج، کلمہ نہ پڑھنے والے جنت سے باہر اور جن کے دلوں میں بھی کلمہ اتر گیا تھا، وہی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ آسمانی کتابیں جو جس بھی زبان میں اصلی ہیں۔ وہ رب تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں، لیکن جب انکی عبارتوں اور ترجموں میں ملاوٹ کر دی گئی، جس طرح ملاوٹ شدہ آٹا پیٹ کے لئے نقصان دہ ہے اسی طرح ملاوٹ شدہ کتابیں دین میں نقصان بن گئی ہیں اور ایک ہی دین، نبی والے کتنے فرقوں میں بٹ گئے۔ صراطِ مستقیم کے لئے بہتر ہے کہ تم نور سے بھی ہدایت پا جاؤ۔

نور بنانے کا طریقہ

پرانے زمانے میں پتھروں کی رگڑ سے آگ حاصل کی جاتی تھی۔ جبکہ لوہے کی رگڑ سے بھی چنگاری اُٹھتی ہے۔ پانی پانی سے ٹکرایا تو بجلی بن گئی۔ اسی طرح انسان کے اندر خون کے ٹکراؤ یعنی دل کی ٹک ٹک سے بھی بجلی بنتی ہے۔ ہر انسان کے جسم میں تقریباً ڈیڑھ والٹ بجلی موجود ہے، جس کے ذریعے اس میں پھرتی ہوتی ہے۔ بڑھاپے میں ٹک ٹک کی

رفتار سُست ہونے کی وجہ سے بجلی میں بھی اور چستی میں بھی کمی آ جاتی ہے۔سب سے پہلے دل کی دھڑکنوں کو نمایاں کرنا پڑتا ہے۔کوئی ڈانس کے ذریعہ،کوئی کبڈی یا ورزش کے ذریعہ اور کوئی اللہ اللہ کی ضربوں کے ذریعہ یہ عمل کرتے ہیں جب دل کی دھڑکنوں میں تیزی آ جاتی ہے پھر ہر دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ یا ایک کے ساتھ اللہ اور دوسری کے ساتھ ھو ملائیں۔ کبھی کبھی دل پر ہاتھ رکھیں، دھڑکنیں محسوس ہوں تو اللہ ملائیں،کبھی کبھی نبض کی رفتار کے ساتھ اللہ ملائیں۔تصور کریں کہ اللہ دل میں جا رہا ہے۔اللہ ھو کا ذکر بہتر اور زود اثر ہے،اگر کسی کو ھو پر اعتراض یا خوف ہو تو وہ بجائے محرومی کے دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ہی ملاتے رہیں،ورد و وظائف اور ذکوریت والے لوگ جتنا بھی پاک صاف رہیں اُن کے لئے بہتر ہے۔

کہ بے ادب، بے مراد ...... باادب ، بامراد

پہلا طریقہ:

کاغذ پر کالی پنسل سے (Custom).JPG not found. لکھیں،جتنی دیر طبیعت ساتھ دے روزانہ مشق کریں۔

ایک دن لفظ اللہ کاغذ سے آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا پھر آنکھوں سے تصور کے ذریعہ دل پر اُتارنے کی کوشش کریں۔

دوسرا طریقہ:

زیرو کے سفید بلب پر پیلے رنگ سے اللہ لکھیں،اُسے سونے سے پہلے یا جاگتے وقت آنکھوں میں سمونے کی کوشش کریں جب آنکھوں میں آ جائے تو پھر اُس لفظ کو دل پر اُتاریں۔

تیسرا طریقہ:

یہ طریقہ اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے راہبر کامل ہیں اور تعلق اور نسبت کی وجہ سے روحانی اِمداد کرتے ہیں۔تنہائی میں بیٹھ کر شہادت کی انگلی کو قلم خیال کریں اور تصور سے دل پر اللہ لکھنے کی کوشش کریں،راہبر کو پکاریں کہ وہ بھی تمھاری انگلی کو پکڑ کر تمھارے دل پر اللہ لکھ رہا ہے۔یہ مشق روزانہ کریں جب تک دل پر D:\01Allah M (30).JPG not found. لکھا نظر نہ آئے۔

پہلے طریقوں میں اللہ ویسے ہی نقش ہوتا ہے،جیسا کہ باہر لکھا یا دیکھا جاتا ہے۔پھر جب دھڑکنوں سے اللہ ملنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کامل راہبر کا ساتھ ہوتا ہے،اس لئے شروع سے ہی خوشخط اور چمکتا ہوا دل پر D:\01Allah M (30).JPG not found. لکھا نظر آتا ہے۔

دنیا میں کئی نبی ولی آئے،ذکر کے دوران بطور آزمائش باری باری،اگر مناسب سمجھیں تو سب کا تصور کریں جس کے تصور سے ذکر میں تیزی اور ترقی نظر آئے آپ کا نصیبہ اُسی کے پاس ہے۔پھر تصور کیلئے اُسی کو چن لیں،کیونکہ ہر ولی

کا قدم کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، بے شک نبی ظاہری حیات میں نہ ہو۔ اور ہر مومن کا نصیبہ کسی نہ کسی ولی کے پاس ہوتا ہے۔ ولی کی ظاہری حیات شرط ہے۔لیکن کبھی کبھی کسی کو مقدر سے کسی ممات والے کامل ذات سے بھی ملکوتی فیض ہوجاتا ہے،لیکن ایسا بہت ہی محدود ہے۔البتہ ممات والے درباروں سے دنیاوی فیض پہنچاسکتے ہیں۔اسے اویسی فیض کہتے ہیں اور یہ لوگ اکثر کشف اورخواب میں اُلجھ جاتے ہیں،کیونکہ مرشد بھی باطن میں اور ابلیس بھی باطن میں۔دونوں کی پہچان مشکل ہوجاتی ہے۔

فیض کے ساتھ علم بھی ضروری ہوتا ہے،جس کیلئے ظاہری مرشد زیادہ مناسب ہے،اگر فیض ہے،علم نہیں تو اُسے مجذوب کہتے ہیں۔فیض بھی ہے،علم بھی ہے اُسے محبوب کہتے ہیں۔محبوب علم کے ذریعے لوگوں کو دنیاوی فیض کے علاوہ روحانی فیض بھی پہنچاتے ہیں،جبکہ مجذوب ڈنڈوں اورگالیوں سے دنیاوی فیض پہنچاتے ہیں۔

......☆......

اگر کوئی بھی آپ کے تصور میں آکر آپ کی مدد نہ کرے تو پھر گوہر شاہی کو آزما کر دیکھیں۔مذہب کی قید نہیں، البتہ ازلی بدبخت نہ ہو۔بہت سے لوگوں کو چاند سے بھی ذکر عطا ہوجاتا ہے۔اُس کا طریقہ یہ ہے،جب پورا چاند مشرق کی طرف ہو،غور سے دیکھیں، جب صورتِ گوہر شاہی نظر آجائے۔تو تین دفعہ اللہ اللہ کہیں،اجازت ہوگئی۔پھر بے خوف و بے خطر درج شدہ طریقے سے مشق شروع کردیں۔یقین جانیے،چاند والی صورت بہت سے لوگوں سے ہر زبان میں بات چیت بھی کرچکی ہے۔آپ بھی دیکھ کر بات چیت کی کوشش کریں۔

باب پنجم

بابت مراقبہ

بہت سے لوگ روحوں (لطائف،شکتیاں) کی بیداری اورروحانی طاقت سیکھے بغیر مراقبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یا تو مراقبہ لگتا ہی نہیں یا شیطانی وارداتیں شروع ہوجاتی ہیں۔مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے،جن کے نفس پاک اورقلب صاف ہوچکے ہوں۔عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے۔خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہو۔روحوں کی طاقت کو نور سے یکجا کر

کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے۔

ولائت نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

نبی کا ہر خواب، مراقبہ یا الہام وحی صحیح ہوتا ہے، اسے تصدیق کی ضرورت نہیں۔لیکن ولی کے سو(۱۰۰) میں سے چالیس(۴۰) خواب مراقبے یا الہامات صحیح اور باقی غلط ہوتے ہیں۔اوران کی تصدیق کے لئے علمِ باطن کی ضرورت ہے، کہ

بے علم نتواں خدارا شناخت

سب سے ادنٰی مراقبہ قلب کی بیداری کے بعد لگتا ہے، جو کہ ذکرِ قلب کے بغیر ناممکن ہے۔ایک جھٹکے سے آدمی ہوش و حواس میں آجاتا ہے، استخارے کا تعلق بھی قلب سے ہے۔اس سے آگے روح کے ذریعہ مراقبہ لگتا ہے، تین جھٹکوں سے واپسی ہوتی ہے، تیسرا مراقبہ لطیفہِ انا اور روح سے اکھٹا لگتا ہے۔روح بھی جبروت تک ساتھ جاتی ہے، جیسا کہ جبرائیل حضور پاک کے ساتھ جبروت تک گئے تھے۔ایسے لوگوں کو قبروں میں بھی دفنا آتے ہیں مگر اُنہیں خبر نہیں ہوتی، ایسا مراقبہ اصحابِ کہف کو لگا تھا جو تین سو(۳۰۰) سال سے زائد عرصہ غار میں سوتے رہے۔ایسا مراقبہ جب غوث پاکؓ کو جنگل میں لگتا تو وہاں کے مکین ڈاکو آپ کو مردہ سمجھ کر قبر میں دفنانے کے لئے لے جاتے تھے۔لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا۔

اللہ کی طرف سے خاص الہام اور وحی کی پہچان

جب انسان سینے کی مخلوقوں کو بیدار اور منور کر کے تجلیات کے قابل ہوجاتا ہے تو اُس وقت اللہ اُس سے ہمکلام ہوتا ہے، یوں تو وہ قادرِ مطلق ہے، کسی بھی ذریعہ انسان سے مخاطب ہوسکتا ہے لیکن اُس نے اپنی پہچان کے لئے ایک خاص طریقہ بنایا ہوا ہے تا کہ اُس کے دوست شیطان کے دھوکے سے بچ سکیں۔

سب سے پہلے سریانی زبان میں عبارت سالک کے دل پر آتی ہے، اور اُس کا ترجمہ بھی اُسی زبان میں نظر آتا ہے، جس کا وہ حامل ہے، وہ تحریر سفید اور چمکدار ہوتی ہے، اور آنکھیں خود بخود بند ہو کر اُسے دیکھتی ہیں پھر وہ تحریر قلب سے ہوتی ہوئی لطیفہء سری کی طرف آتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ چمکنا شروع ہوجاتی ہے۔پھر وہ تحریر لطیفہء اخفٰی کی طرف آتی ہے، اخفٰی سے اور چمک حاصل کر کے زبان پر چلی جاتی ہے، اور زبان بے ساختہ وہ تحریر پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔

اگر یہ الہام شیطان کی طرف سے ہو تو منور دل اُس تحریر کو مدھم کر دیتا ہے، اگر تحریر زور آور ہے تو لطیفہء سری یا اخفیٰ اُس تحریر کو ختم کر دیتے ہیں، بالفرض اگر لطیفوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ تحریر زبان پر پہنچ بھی جائے تو زبان اُسے بولنے سے روک لیتی ہے۔ یہ الہام خاص ولیوں کے لئے ہوتا ہے، جبکہ عام ولیوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں یا ارواح کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے اور جب خاص الہام کی تحریر کے ساتھ جبرائیل بھی آ جائیں تو اُسے وحی کہتے ہیں، جو صرف نبیوں کے لئے مخصوص ہے۔

باب ششم

بہشت کن لوگوں کے لئے ہے

کچھ ازلی جہنمی بھی اعمال وعبادات کے ذریعہ بہشتی بننے کی کوشش کرتے ہیں
لیکن آخر میں شیطان کی طرح مردود ہوجاتے ہیں، کیونکہ بخل، تکبر، حسد اِن کی وراثت ہے۔

حدیث " جس میں ذرہ بھر بھی بخل اور حسد تکبر ہے، وہ جنت میں نہیں جاسکتا "

بہشتی لوگ اگر عبادات میں نہ بھی ہوں تو پہچانے جاتے ہیں، یہ لوگ دِل کے نرم اور صاف، اور حرص وحسد سے پاک اور سخی ہوتے ہیں، اگر عبادات میں لگ جائیں تو بہت اونچا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ہی کی بخشش کے بہانے بناتا ہے۔ اور کچھ لوگ درمیان والے ہوتے ہیں۔ ان کا نیکی بدی کا پروانہ چلتا ہے اور کچھ اللہ کے خواص ہوتے ہیں۔ ان ہی روحوں نے ازل میں اللہ سے محبت کری تھی۔ انہیں جنت دوزخ سے مقصد نہیں، بلکہ اللہ کے عشق میں تن من دھن لٹا دیتے ہیں۔ اللہ کے ذکر اور رحمت سے اپنی روحوں کو چمکا لیتے ہیں، دیدارِ الٰہی بھی حاصل کر لیتے ہیں، جنت الفردوس صرف اِن ہی روحوں کے لئے مخصوص ہے۔

اور اِن ہی کیلئے حدیث ہے

کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تشریح :

پہلی ارواح:

جن کو دنیا کا نظارہ دکھایا (دنیا ان کے) مقدر میں لکھ دی۔ انہوں نے نیچے دنیا میں آ کر دنیا حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگادی۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، سود جیسے جرائم کو بھی نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ وحدانیت کا بھی انکار کر دیا۔ ان میں سے کچھ روحیں تھیں جنھوں نے جنت حاصل کرنے کے لئے مذہب یا عبادت بھی اختیار کی لیکن عزازیل کی طرح بے سود ثابت ہوئیں کیونکہ کوئی گستاخ، یا اللہ کا ناپسند مذہب یا فرقہ ان کے راستے میں رکاوٹ بن گیا۔

دوسری ارواح:

جنہوں نے بہشت طلب کری تھی، انہوں نے دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت کو اولیں ترجیح دی۔ حور وقصور کی لالچ میں عبادت گاہوں کی طرف دوڑ لگائی اور جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن ان میں سے کچھ لوگ عبادت میں سُست رہے، چونکہ جنت ان کی قسمت میں تھی اس لئے کوئی بہانہ ان کے کام آ گیا لیکن وہ جنت کا وہ مقام حاصل نہ کر سکے جو نیکو کاروں نے حاصل کیا۔ انہی کے لئے اللہ نے فرمایا " کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ہم ان کو نیکو کاروں کے برابر کر دیں گے"۔ کیونکہ جنت کے سات درجے ہیں۔

عام لوگوں کو ہدایت نبیوں، کتابوں، گوروؤں، ولیوں کے ذریعہ ہوتی ہے، انہیں اس مذہب میں داخلہ اور کلمہ ضروری ہے۔ اور خواص بغیر مذہب اور بغیر کتب کے بھی اللہ کی نظرِ رحمت میں آ جاتے ہیں۔ یعنی ان کو ہدایت نور سے ہوتی ہے۔

" اللہ جنھیں چاھتا ھے، نور سے ھدایت دیتا ھے". (القرآن)

کہتے ہیں کہ بہشت میں داخلے کیلئے کلمہ ضروری ہے۔ بہشت میں ان جسموں کو نہیں روحوں کو جانا ہے، اور داخلے کے وقت پڑھنا ہے، تو پھر یہ روحیں مقامِ دید میں جا کر کسی بھی وقت کلمہ پڑھ لیں گی، مرنے کے بعد ہی سہی، جیسے حضور پاک کی والدہ اور والد اور چچا کی روحوں کو مرنے کے بعد ہی کلمہ پڑھایا گیا تھا، بلکہ خواص الخاص روحیں اوپر سے ہی کلمہ پڑھ کر یعنی اقرار تصدیق کر کے ہی آتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ یہ الفاظ روح کے ہی روحوں کے لئے ہو سکتے ہیں، جسم تو اس دنیا میں ملا۔ قومیں ہوں تب سردار ہوتے ہیں، امتی ہوں تب نبی ہوتے ہیں، ورنہ ان کا کیا کام؟

پھر ان ہی لوگوں کو مختلف مذاہب میں بھیجا جاتا ہے، کوئی بابا فرید کے روپ میں، اور کوئی گورو نانک کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں اللہ کو پانے والی روحیں مذہب نہیں دیکھتیں، بلکہ جس کی اللہ سے رسائی دیکھتی ہیں، اس کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ غوث علی شاہ جو ایک ولی ہو گزرے ہیں، تذکرہِ غوثیہ میں لکھا ہے کہ میں نے ہندو جوگیوں سے بھی فیض حاصل کیا ہے، یہ رمز نہ سمجھ کر مسلم علماء نے غوث علی شاہ پر واجب القتل کے فتوے لگائے۔ اور مسلمانوں کو کہا کہ جس کے بھی گھر میں یہ کتاب ہو اُسے جلا دیا جائے، لیکن وہ کتاب بچ بچا کر ابھی بھی ہندوستان، پاکستان میں موجود اور مقبول ہے۔

کچھ قوموں نے نبیوں کو تسلیم کیا اور کچھ نے نبیوں کو جھٹلایا، جھٹلانے والی قوموں میں بھی رب نے ان ہی کے مذہب کے مطابق ان لوگوں کو بھیجا۔ اور انہوں نے اُن کو گناہوں سے بچانے کی تعلیم دی۔ اور اُن ہی کی عبادات اور رسموں و رواج کے ذریعہ اُن کا رخ رب کی طرف موڑنے کی کوشش کی۔ امن اور رب کی محبت کا سبق دیا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو آج ہر

مذہب ایک دوسرے کے لئے خون خوار ہی بن جاتا ،ایسی روحوں کو دنیا میں خضر (وشنومہاراج) سے بھی راہنمائی ملتی ہے۔جوہر مذہب کا بھید جانتے ہیں۔

تیسری ارواح :

جنہوں نے نہ دنیا طلب کری اور نہ ہی جنت کی طلبگار ہوئیں۔صرف رب کے نظارے کو دیکھتی رہیں۔انہوں نے دنیا میں آ کر رب کی تلاش کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔کئی بادشاہتوں کو بھی چھوڑ کر اُس کو پانے کیلئے بھوکے پیاسے جنگلوں میں رہتے ،حتیٰ کہ کسی نے دریاؤں میں بھی کتنے سال بیٹھ کر گزارے ،کامیابی کے بعد یہی ولی اللہ کہلائے۔اوراللہ کی طرف سے مختلف عہدوں اور مختلف ڈیوٹیوں پر فائز ہوئے۔اور دوزخیوں کے لئے بھی دوا اور دُعا بن گئے۔کہ

نگاہِ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں ،(اقبال)

اس لئے ارضی ارواح کے ہر جنم میں مرشد (گرو) کا چشمِ دید ہونا لازمی ہے۔
پچھلے جنم یا خاندان کے زمانے کے مرشد موجودہ جسم سے مُبرا ہوجاتے ہیں۔

جیسا کہ نبوت بھی اولوالعزم مرسل کے آنے کے بعد مُبرا ہوجاتی ہے،جیسا کہ موسیٰ کلیم اللہ اولوالعزم تھے،موسیٰؑ کلیم اللہ کے بعد جتنے بھی نبی آئے ،عیسیٰ روح اللہ کے آنے کے بعد اُن کا دین بھی کالعدم قرار دیا گیا۔اور عیسیٰ روح اللہ سے حضور پاک تک جتنے بھی نبی آئے ،وہ حضورؐ پاک کے آنے پر سب کالعدم قرار دیئے گئے۔لیکن اولوالعزم مرسل کے دین کا سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے،جس میں آدمؑ صفی اللہ، ابراہیمؑ خلیل اللہ، موسیٰؑ کلیم اللہ، عیسیٰؑ روح اللہ اور محمد الرسول اللہؐ ہیں اور ہر ولی ان کے نقشِ قدم پر ہے۔ کیونکہ انسان کے اندر سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے اس وجہ سے اُن کی نبوت اور فیضِ روحانی قیامت تک رہے گا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی جنت میں نہیں جائے گا،اس کا مقصد کسی ایک نبی کا کلمہ نہیں ہے۔بلکہ کسی بھی اولوالعزم نبی کے دین اور کلمہ کی طرف اشارہ ہے۔تبھی حضور پاک نے فرمایا بھی تھا کہ میں ان (اولوالعزم مرسل) کی کتابوں یا دین کو جھٹلانے کیلئے نہیں آیا، بلکہ اصلاح کیلئے آیا ہوں۔یعنی کتابوں میں جو ردوبدل ہوگیا تھا۔

آدم ؑ صفی اللہ کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جو لوگ صرف قلبی ذکر میں ہیں، رب کے نام پر گریہ زاری اور عاجزی رکھتے ہیں، توبہ (کرتے) اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی ابتدائی دین، ابتدائی نبوت اور ابتدائی عبادت تھی۔ غوث یا ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور ان کا قدم آدم ؑ صفی اللہ کے قدم پر ہے۔ مجدد الف ثانی نے کہا تھا کہ میرا قدم موسوی ؑ ہے۔ جبکہ قلندروں کا ایک سلسلہ عیسوی ؑ ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی محمدی ؐ مشرب سے تعلق رکھتے ہیں۔

باب ہفتم

تقویٰ کن لوگوں کے لئے ہے

علم الیقین :

یہ لوگ دنیا دار ہوتے ہیں، مقام شنید ہوتا ہے، علم کے ذریعہ یقین رکھتے ہیں ان کا ایمان سُنی سنائی باتوں پر ہوتا ہے، بھٹک بھی جاتے ہیں۔ انہیں تقوے سے نہیں بلکہ محنت سے ملتا ہے۔ خواہ رزق حلال سے کمائیں یا حرام سے۔

عین الیقین :

یہ لوگ تارک الدنیا کہلاتے ہوئے بھی دنیا والوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ لیکن ان کا رُخ اور دل رب کی طرف ہوتا ہے۔ ان کو اکثر رحمانی مناظر بھی دکھائے جاتے رہتے ہیں۔ ان کا مقام دید ہوتا ہے انہیں بھی جائز محنت سے ملتا ہے۔ ناجائز سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔

حق الیقین :

ان کا مقام رسید ہوتا ہے، یعنی اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مل جاتا ہے، اور اللہ کی نظرِ رحمت میں آ جاتے ہیں، انہیں فارغ الدنیا کہتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی جائز و ناجائز دھندے سے دور رہتے ہیں۔ یہ اگر جنگلوں میں بھی بیٹھ جائیں تو اللہ ان کو وہاں بھی رزق پہنچاتا ہے، یہ تقوے کی منزل ہے۔ ابتدائی لوگ تقوے کی بات ضرور کرتے ہیں مگر اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔

تقدیر

تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے،

۱۔ ازل ......اور...... ۲۔ معلق

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مقدر میں رزق لکھ دیا تو اس کے لئے گھومنا پھرنا کیا؟

مخدوم جہانیاں نے کہا کہ رزق کو حاصل کرنے کے لئے گھومنا پھرنا بھی مقدر میں لکھ دیا۔

مثال کے طور پر جیسا کہ آپ کے لئے پھولوں کا گلدستہ چھت پر رکھ دیا گیا ہے (یہ تقدیر ازل ہے) اسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو سیڑھیوں کے ذریعہ چھت پہنچنا ہے (یہ تقدیر معلق ہے) جو آپ کے اختیار میں ہے، اور اسی معلق کا حساب کتاب ہوگا نہ کہ تقدیر ازل کا۔ آپ چھت پر پہنچیں گے اور اپنا نصیب حاصل کر لینگے۔ اگر آپ نے سستی کی، اور چھت تک نہ پہنچے تو اس سے محروم ہو جائیں گے۔ دوسرا شخص جس کے مقدر میں چھت پر گلدستہ نہیں ہے وہ اگر سیڑھیوں کے ذریعہ یا سخت محنت سے بھی چھت پر پہنچ جائے تو وہ محروم ہی ہے۔

باب ہشتم

سوچ تو ذرا.....تُو کس آدم کی اولاد میں سے ہے!

کچھ الہامی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس دنیا میں چودہ ہزار آدمؑ آ چکے ہیں۔ اور کسی نے کہا ہے کہ آدم صفی اللہ چودھویں اور آخری آدم ہیں۔ اس دنیا میں واقعی بہت سے آدم ہوئے ہیں۔ جب صفی اللہ کو مٹی سے بنایا جا رہا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی دنیا میں جا کر دنگا فساد کرے گا۔ یعنی فرشتے پہلے والے آدموں کے حالات سے باخبر تھے، ورنہ انہیں کیا خبر کہ اللہ کیا بنا رہا ہے اور یہ جا کر کیا کرے گا۔ لوحِ محفوظ میں مختلف زبانیں، مختلف کلمے، مختلف جنتر منتر، مختلف اللہ کے نام، مختلف سورتیں حتیٰ کہ جادو کا عمل بھی درج ہے۔ جو کہ ہاروت، ماروت دو فرشتوں نے لوگوں کو سکھایا تھا۔ اور بطور سزا وہ دونوں فرشتے مصر کے ایک شہر بابل کے کنویں میں الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔

ہر آدم کو کوئی زبان سکھائی، پھر ان کی قوم میں نبیوں کو ہدایت کے لئے بھیجا، تبھی کہتے ہیں کہ دنیا میں سوا لاکھ نبی آئے، جبکہ آدم صفی اللہ کو آئے ہوئے چھ ہزار سال ہوئے ہیں۔ اگر ہر سال ایک نبی آتا تو چھ ہزار ہی ہوتے، کچھ عرصہ بعد ان اقوام کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے تباہ کیا، جیسا کہ آثارِ قدیمہ کے شہروں کا بعد میں نمودار ہونا، اور وہاں کی لکھی ہوئی زبانوں کو کسی کا بھی نہ سمجھنا۔ اور کسی قوم کو پانی کے ذریعہ غرق کیا۔ اور ان میں سے نوح طوفان کی طرح کچھ افراد اُن خطوں میں بچ بھی گئے۔

آخر میں صفی اللہ کو اُن سب سے بہتر بنا کر عرب میں بھیجا گیا۔ اور بڑے بڑے نبی بھی اس آدم کی اولاد سے پیدا ہوئے۔

مختلف آدموں کی مختلف زبانیں اُن کی بچی ہوئی قوموں میں رہیں، جب آخری آدم آئے تو اُن کو سریانی زبان سکھائی گئی۔ جب آپ کی اولاد نے دور دراز کی سیاحت کی تو پہلے والی قوموں سے بھی ملاقات ہوئی، اور کسی نے اچھی جگہ یا سبزہ دیکھ کر اُن کے ساتھ ہی بود و باش اختیار کر لی۔

عرب میں سریانی ہی بولی جاتی تھی پھر یہ اقوام کے میل جول سے عربی، فارسی، لاطینی، سنسکرت وغیرہ سے ہوتی ہوئی انگریزی سے جاملی، مختلف جزیروں میں مختلف آدموں کی اولاد مقیم تھی۔ ان میں سے ایک خانہ بدوش بھی آدم تھا، جس کی اولاد آج بھی موجود ہے اور جس کے ذریعہ مختلف قومیں دریافت ہوئیں۔

سمندر پار کے جزیروں والی قومیں ایک دوسرے سے بے خبر تھیں، اتنے دور دراز سمندری سفر نہ تو گھوڑوں سے کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی چپووالی کشتیاں پہنچا سکتی تھیں۔ کولمبس مشینی سمندری جہاز بنانے میں کامیاب ہوا۔ جس کے ذریعہ وہ پہلا شخص تھا جو امریکا کے خطے کو پہنچا۔ کنارے پر لوگوں کو دیکھا جو سرخ تھے، اس نے سمجھا اور کہا شاید انڈیا (INDIA) آگیا ہے اور وہ انڈین (indian) ہیں۔ تبھی اس قوم کو (Red Indian) ریڈ انڈین کہتے ہیں جو نارتھ ڈکوٹا (North Dakota) کی ریاست میں اب بھی موجود ہیں. ریڈ انڈین کے ایک قبیلے کے سردار سے پوچھا کہ آپ کا آدم کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب کے مطابق ہمارا آدم ایشیا میں ہے، جس کی بیوی کا نام حوا ہے۔ لیکن ہماری تاریخ کے مطابق ہمارا آدم ساؤتھ ڈکوٹا (South Dakota) کی ایک پہاڑی سے آیا تھا، اُس پہاڑی کی نشان دہی اب بھی موجود ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ انگریز اور امریکن ٹھنڈے موسم کی وجہ سے گورے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے۔ کسی کالے آدم کی نسل بھی ان خطوں میں قدیمی موجود ہے۔ وہ آج تک گورے نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے رنگ، حلیے، مزاج، دماغ، زبانیں، خوراک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

آدم صفی اللہ کی اولاد کا سلسلہ وسط ایشیا تک ہی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وسط ایشیا والوں کے حلیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آدم صفی اللہ (شنکر جی) سری لنکا میں اترے، پھر وہاں سے عرب پہنچے۔ اور اس کے بعد آپ عرب میں ہی رہے، اور سرزمینِ عرب میں ہی آپ کی قبر موجود ہے، تو پھر سری لنکا میں آپ کے اترنے اور قدموں کی نشان دہی کس نے کی؟ جو ابھی تک محفوظ ہے۔ اس کا مقصد آپ سے پہلے ہی وہاں کوئی قبیلہ آباد تھا۔

جو قومیں ختم کر دی گئی ہیں ان پر نبوت اور ولائت بھی ختم ہوگئی۔ اور باقی ماندہ لوگ ان ہستیوں سے محروم ہو کر کچھ عرصہ بعد بھٹک گئے۔ جوں جوں یہ خطے دریافت ہوتے گئے، ایشیا سے ولی پہنچتے گئے، اور اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم دیتے رہے اور آج سب خطوں میں ایشیائی دین پھیل گیا۔ عیسیٰؑ یروشلم، موسیٰؑ بیت المقدس، حضور پاک مکہ، جبکہ نوحؑ اور ابراہیمؑ کا تعلق بھی عرب سے ہی تھا۔

کچھ نسلیں عذابوں سے تباہ ہوئیں، کچھ کی شکلیں ریچھ، بندروں کی طرح ہوئیں کچھ رہے سہے لوگ خوف زدہ ہو کر رب کی

طرف مائل ہوئے اور کچھ رب کو قہار سمجھ کر اس سے متنفر ہو گئے۔ اور اس کے کسی بھی قسم کے حکم کی نافرمانی کی اور کہنے لگے کہ رُب وغیرہ کچھ بھی نہیں، انسان ایک کیڑہ ہے، دوزخ بہشت بنی بنائی باتیں ہیں۔ موسیٰؑ کے زمانے میں بھی جو قوم بندر بن گئی تھی انہوں نے یورپ کا رخ کیا تھا، اس وقت کی حاملہ ماؤں نے بعد میں بندر یا ہونے کی صورت میں بھی جنم انسانی دیا تھا، وہ قوم اب بھی موجود ہے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ ہم بندر کی اولاد میں سے ہیں۔

جو قوم ریچھ کی شکل میں تبدیل ہوئی تھی، انہوں نے افریقہ کے جنگلوں کی طرف رخ کر لیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماؤں کے پیٹ میں تو انسانی بچے تھے، جن کے ذریعہ بعد میں نسل چلی (مم) کہتے ہیں۔ جسم پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ مادہ زیادہ ہوتی ہیں۔ انسانوں کو اٹھا کر لے بھی جاتی ہیں۔ ان پر مذہب کا رنگ نہیں چڑھتا، لیکن آدمیت کی وجہ سے شرم گاہوں کو پتوں کے ذریعہ چھپایا ہوا ہوتا ہے۔

کسی اور آدم کو کسی غلطی کی وجہ سے ایک ہزار سال سزا ملی تھی۔ اسے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی بچی ہوئی قوم جو ایک خاص قسم کے سانپ کے روپ میں ہے۔ جنم کے ہزار سال بعد انسان بھی بن جاتی ہے اسے روحا کہتے ہیں۔ تاریخ میں ہے، کہ ایک دن سکندر اعظم شکار کے لئے کسی جنگل سے گزرا، دیکھا کہ ایک خوب صورت عورت رو رہی ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں چین کی شہزادی ہوں۔ اپنے شوہر کے ہمراہ شکار کو نکلے تھے، لیکن شوہر کو شیر کھا گیا۔ میں اب تنہا رہ گئی ہوں۔ سکندر نے کہا میرے ساتھ آؤ میں تمہیں واپس چین بھجوا دوں گا۔ عورت نے کہا شوہر تو مر گیا، میں اب واپس جا کر کیا منہ دکھاؤں گی، سکندر اسے گھر لے آیا، اور اس سے شادی کر لی کچھ مہینوں بعد سکندر کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ ہر قسم کا علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ درد بڑھتا گیا، حکیم عاجز آ گئے ایک سپیرا بھی سکندر کے علاج کے لئے آیا، اس نے سکندر کو علیحدہ بلوا کر کہا۔ میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں لیکن میری کچھ شرطیں ہیں؟ اگر چند ہی دنوں میں میرے علاج سے شفا نہ ہوئی تو بے شک مجھے قتل کرا دینا۔ آج کی رات کھچڑی پکواؤ، نمک ذرا زیادہ ہو، دونوں میاں بیوی پیٹ بھر کر کھاؤ، کمرے کو اندر سے تالا لگاؤ، کہ دونوں میں سے کوئی باہر نہ جا سکے، تم کو سونا نہیں: لیکن بیوی کو ایسا لگے کہ تم سو رہے ہو، پانی کا قطرہ بھی اندر موجود نہ ہو۔ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ رات کے کسی وقت بیوی کو پیاس لگی، دیکھا پانی کا برتن خالی ہے، پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی: دیکھا، کہ تالا ہے۔ پھر شوہر کو دیکھا: محسوس ہوا کہ بے خبر سو رہا ہے، پھر سپنی بن کے نالی کے سوراخ سے باہر نکل گئی۔ پانی پی کر پھر سپنی کی صورت میں داخل ہو کر عورت بن گئی سکندر اعظم یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ صبح سپیرے کو سب کچھ بتایا اس نے کہا تیری بیوی ناگن ہے جو ہزار سال بعد روپ بدلتا ہے۔ اس کا زہر پیٹ کے درد کا باعث بنا۔ پھر اس عورت کو سیر کے بہانے سمندر میں لے گئے۔ اور جس جگہ پھینکا وہ نشان اب بھی موجود ہے۔ اسے سد سکندری کہتے ہین۔ ان کی نسل بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ عام سانپوں کے کان نہیں ہوتے، لیکن اس نسل والے سانپ کے کان ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کس آدم کا قبیلہ چین

کے پہاڑوں میں بند ہے اُن کے اس خطے میں داخلہ کو روکنے کے لئے ذوالقرنین نے پتھروں کی دیوار بنادی تھی۔ان کے لمبے لمبے کان ہیں،ایک کو بچھا لیتے ہیں اور دوسرے کو اوڑھ لیتے ہیں،انہیں جوج ماجوج کہتے ہیں۔سائنس نے کافی خطے تلاش کر لئے ہیں،لیکن ابھی بھی کافی خطے دریافت کرنے باقی ہیں۔

ھمالیہ کے پیچھے بھی برفانی انسان موجود ہیں۔بہت سے انسان جنگلوں میں بھی موجود ہیں،ان کی زبان اُن کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔وہ بھی اپنے آدم کے طریقہ پر عبادت کرتے ہیں۔اور ضابطہ ِحیات کے لئے ان کا بھی سرداری نظام قائم ہے۔ان براعظموں کے علاوہ اور بھی بڑی زمینیں ہیں۔جیسا کہ چاند،سورج،مشتری،مریخ وغیرہ وہاں بھی آدم آئے ہیں۔لیکن وہاں قیامتیں آ چکی ہیں۔کہیں آکسیجن کو روک کر اور کہیں زمین کو تہس نہس کر دیا گیا۔

مریخ میں انسانی زندگی ابھی بھی موجود ہے،جبکہ سورج میں بھی آتشی مخلوق آباد ہے

کہتے ہیں ایک خلاباز جب چاند میں اترا،اُس نے اوپر کے سیاروں کی تحقیق کرنا چاہی،تو اُسے آذان کی آواز بھی سنائی دی،جس سے وہ متاثر ہوکر مسلمان ہو گیا تھا،وہ مریخ کی دنیا تھی جہاں ہر مذہب کے لوگ رہتے ہیں ہمارے سائنس دان ابھی مریخ پر پہنچ نہیں پائے،جبکہ وہ لوگ کئی بار اس دنیا میں آ چکے ہیں اور بطور تجربہ یہاں کے انسانوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔اُن کی سائنس اور ایجادیں ہم سے بہت آگے ہیں،ہمارے سیارے یا سائنس دان اگر وہاں پہنچ بھی گئے تو اُن کی گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

ایک آدم کو اللہ نے بہت علم دیا تھا،اور اس کی اولاد علم کے ذریعے بیت المامور تک جا پہنچی تھی،یعنی جو حکم اللہ فرشتوں کو دیتا،نیچے وہ سُن لیتے تھے۔ایک دن فرشتوں نے کہا،اے اللہ یہ قوم ہمارے معاملے میں مداخلت بن گئی ہے۔ہم جب کوئی کام کرنے دنیا میں جاتے ہیں،تو یہ پہلے ہی اس کا توڑ کر چکے ہوتے ہیں۔اللہ نے جبرائیل سے کہا،جاؤ اُن کا امتحان لو۔ایک بارہ سال کا بچہ بکریاں چرا رہا تھا،جبرائیل نے اُس سے پوچھا،کیا تم بھی کوئی علم رکھتے ہو؟ اُس نے کہا،پوچھو؟ جبرائیل نے کہا،بتاؤ اس وقت جبرائیل کدھر ہے؟ اُس نے آنکھیں بند کیں،اور کہا آسمانوں پر نہیں ہے۔پھر کدھر ہے؟ اُس نے کہا زمینوں پر بھی نہیں ہے۔جبرائیل نے کہا پھر کدھر ہے؟ اس نے آنکھیں کھول دیں،اور کہا میں نے چودہ طبقوں میں دیکھا وہ کہیں بھی نہیں ہے، یا میں جبرائیل ہوں یا تو جبرائیل ہے۔

پھر اللہ نے فرشتوں کو کہا،اس قوم کو سیلاب کے ذریعہ غرق کیا جائے۔انہوں نے یہ فرمان سُن لیا۔لوہے اور شیشے کے مکانات بنانا شروع کر دیئے،پھر زلزلے کے ذریعہ اُس قوم کو غرق کیا گیا،اُس وقت اُس خطے کو کالدہ اور اب یونان بولتے ہیں۔

انہوں نے روحانی علم کے ذریعہ اور اب ہمارے سائنس دان، سائنسی علم کے ذریعہ رب کے کاموں میں مداخلت کررہے ہیں، انہیں ڈرانے کیلئے چھوٹی موٹی تباہی اور مکمل تباہی کے لئے ایک سیارے کو زمین کی طرف بھیج دیا گیا ہے۔جس کا گرنا بیس (۲۰) پچیس (۲۵) سال تک متوقع ہے اور وہ دنیا کا آخری دن ہوگا۔اُس کا ایک ٹکڑا گزشتہ دو برسوں میں مشتری پر گر چکا ہے۔سائنس دانوں کو بھی اُس کا علم ہو چکا ہے۔اور یہ اُس کے گرنے سے پہلے چاند پر یا کسی اور سیارے پر رہائش پزیر ہونا چاہتے ہیں۔جبکہ چاند پر پلاٹوں کی بکنگ بھی ہو چکی ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ چاند میں انسانی زندگی کے آثار یعنی ہَوا، پانی اور سبزہ نہیں ہے، پھر تگ ودو کا مقصد کیا ہے؟ رہا سوال تحقیق کا؟ چاند مشتری پر پہنچ کر بھی انسانیت کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا کوئی ایسی دوائی یا نسخہ درازیِ عمر یا موت کی شفا کا ملا؟

اگر مریخ کی مخلوقات تک پہنچ بھی گئے تو وہاں کی آکسیجن اور یہاں کی آکسیجن کی وجہ سے ایک دوسری جگہ رہنا محال ہے، بس بیکار دولت ضائع کی جارہی ہے، اگر وہی دولت روس اور امریکا، غریبوں پر خرچ کردے تو سب خوشحال ہوجائیں۔آدمیت کے فرق کی وجہ سے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کیلئے ایٹم بم بھی بنائے جارہے ہیں جب کہ بموں کے بغیر بھی دنیا کو تباہ ہی ہونا ہے۔

آسمان پر روحیں حد سے زیادہ بن گئی تھیں!

مقرب روحیں اگلی صفوں میں تھیں عام روحوں کو اس دنیا میں بنائے ہوئے آدموں کی قوموں میں بھیجا جو کوئی کالی ،کوئی سفید،کوئی پیلی اور کوئی لال مٹی سے بنائے گئے تھے انہیں جبرائیل اور ہاروت ماروت کے ذریعہ علم سکھایا گیا۔
جب زمین پر مٹی سے آدم بنائے جاتے تو خبیث جن بھی موقع پا کر اُن کے اور اُن کی اولاد کے جسموں میں داخل ہوجاتے اور انہیں اپنی شیطانی گرفت میں لینے کی کوشش کرتے پھر اُن کی قوم کے نبی، ولی اور اُن کی سکھائی ہوئی تعلیمات چھٹکارے کا ذریعہ بنتی بے شمار آدم جوڑوں کی شکل میں بنائے گئے جن سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا لیکن کئی بار صرف اکیلی

عورت کو بنایا گیا اور امرِ کُن سے اس کی اولاد ہوئی۔

وہ قومیں بھی اس دنیا میں موجود ہیں اس قبیلے میں صرف عورتیں ہی سردار ہوتی ہیں اور وہ موئنث کی اولاد ہونے کی وجہ سے رب کو بھی موئنث سمجھتے ہیں اور خود کو فرشتوں کی اولاد تصور کرتے ہیں، چونکہ اُن کے موئنث آدم کی (شادی) یا مرد کے بغیر ہی بچے ہوئے تھے۔ یہی رسم اُن میں اب بھی چلی آ رہی ہے ان قبیلوں میں پہلے عورت کے کسی سے بھی بچے ہو جاتے ہیں اور بعد میں کسی سے بھی شادی ہو جاتی ہے، اور وہ اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔

روحوں کے اقرار، قسمت، اور مراتب کی وجہ سے اُن ہی جیسے آدم بنا کر اُن ہی جیسی روحوں کو نیچے بھیجا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے کوئی خاص دین ترتیب نہیں دیا گیا۔ اگر ان میں نبی آئے بھی تو بہت کم نے ان کو تسلیم کیا، بلکہ نبیوں کی تعلیم کا اُلٹ کیا، بجائے اللہ کے چاند ستاروں سورج درختوں، آگ، حتیٰ کہ سانپوں کو بھی پوجنا شروع کر دیا۔

آخر میں آدم صفی اللہ کو جنت کی مٹی سے جنت میں ہی بنایا گیا، تا کہ عظمت اور فضیلت میں سب سے بڑھ جائے اور خبیثوں سے بھی محفوظ رہے، کیونکہ جنت میں خبیثوں کی رسائی نہ تھی۔ عزازیل اپنے علم کی وجہ سے پہچان گیا تھا، جو عبادت کی وجہ سے سب فرشتوں کا سردار بن گیا تھا اور قومِ جنات سے تھا۔ آدم کے جسم پر حسد سے تھوکا تھا، اور تھوک کے ذریعہ خبیثوں جیسا جراثیم اُن کے جسم میں داخل ہوا، جسے نفس کہتے ہیں، اور وہ بھی آدم کی اولاد کے ورثے میں آ گیا۔ اُسی کے لئے حضورؐ نے فرمایا 'جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان جن بھی اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

فرشتوں اور ملائکہ میں فرق ہے۔ ملکوت میں فرشتے ہوتے ہیں جن کی تخلیق روحوں کے ساتھ ہوئی۔ ملکوت سے اوپر جبروت کی مخلوق کو ملائکہ کہتے ہیں۔

جو روحوں کے امرِ کن سے پہلے کے ہیں۔ رب کی طرف سے آدم صفی اللہ کو سجدہ کا حکم ہوا۔ جبکہ اس سے پہلے نہ ہی کوئی آدم بہشت میں بنایا گیا تھا اور نہ ہی کسی آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ عزازیل نے حجت کری، سجدہ سے انکاری ہوا، تو اس پر لعنت پڑی، اور اس نے صفی اللہ کی اولاد سے دشمنی شروع کر دی۔ جبکہ پہلے آدموں کی قومیں اس کی دشمنی سے محفوظ تھیں، اُن کے بہکانے کے لئے خبیث جن ہی کافی تھے۔

چونکہ شیطان سب خبیثوں سے زیادہ پاورفل تھا، اس نے صفی اللہ کی اولاد کو ایسے قابو کیا اور ایسے جرائم سکھائے جس کی وجہ سے دوسری قومیں ان ایشیائیوں سے متنفر ہونے لگیں۔ اور عظمتِ آدم کی ہی وجہ سے جن لوگوں کو رب کی طرف سے ہدایت ملی۔ اتنے خدا رسیدہ اور عظمت والے ہو گئے کہ دوسری قومیں حیرت کرنے لگیں، سب سے بڑی آسمانی کتابیں، توریت، زبور، انجیل اور قرآن ان ہی پر نازل ہوئیں۔ جن کی تعلیم، فیض اور برکت سے ایشیائی دین پوری دنیا کی اقوام میں

پھیل گیا۔

آدمؑ کی ابھی روح بھی ڈالی نہیں گئی، فرشتے سمجھ گئے تھے کہ اس کو بھی دنیا کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ کیونکہ مٹی کے انسان زمین پر ہی ہوتے ہیں۔ پھر کسی بہانے زمین پر بھیج دیا گیا۔ ازلی کام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن الزام بندوں پر لگ جاتا ہے۔ اگر آدم کو بغیر الزام کے دنیا میں بھیجا جاتا، تو وہ دنیا میں آ کر شکوہ شکایت ہی کرتے رہتے، توبہ تائب اور گریہ زاری کیوں کرتے؟

1- روزِ ازل والی جہنمی روح غیر مذہب کے گھر پیدا ہو جائیں، اُسے کافر اور کاذب کہتے ہیں، یہی لوگ منکرِ خدا، دشمن انبیاء اور دشمنِ اولیاء ہوتے ہیں۔ متکبر، سخت دل اور مخلوقِ خدا کو آزار پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ دوسرا درجہ مذہب میں آ کر بھی مذہب سے دور ہوتا ہے، یہی روح اگر کسی مذہبی دیندار گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے منافق کہتے ہیں۔

2- یہی لوگ گستاخِ انبیاء، جلیسِ اولیاء اور مذاہب میں فتنہ ہوتے ہیں۔ ان کی عبادت بھی ابلیس کی طرح بیکار ہوتی ہے۔ انہیں مذہب جنت میں لے جانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن مقدر دوزخ کی طرف کھینچتا ہے۔ چونکہ نبیوں، ولیوں کی امداد سے محروم ہوتے ہیں، اس لئے شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں، کہ تو اتنا علم جانتا ہے، اور اتنی عبادت کرتا ہے، تجھ میں اور نبیوں میں کیا فرق ہے۔ پھر وہ اپنا باطن دیکھے بغیر خود کو نبی جیسا سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں اور ولیوں کو اپنا محتاج سمجھتے ہیں، پھر روحانیت اور کرامتوں کے اقراری نہیں ہوتے، بلکہ اُسی عمل کے اقراری ہوتے ہیں، جن کی اُن میں خود کی صلاحیت ہوتی ہے، حتیٰ کہ معجزوں کو بھی جادو کہہ کر جھٹلا دیتے ہیں۔ ابلیس کی طاقت کو مان لیتے ہیں لیکن انبیاء و اولیاء کی طاقت کو مان لینا ان کیلئے مشکل ہے۔

3- ازل والی بہشتی روح اگر غیر مذہب یا گندے ماحول میں آ جائے تو اُسے معذور کہتے ہیں۔ معذور کیلئے معافی اور بخشش کا امکان ہوتا ہے۔ یہی روحیں صراطِ مستقیم کی تلاش میں، اور دلدل سے نکلنے کیلئے ولیوں کا سہارا ڈھونڈتی ہیں، نرم دل، عاجز اور سخی ہوتے ہیں۔

4- اگر بہشتی روح کسی آسمانی مذہب اور دینی گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے صادق اور مومن کہتے ہیں۔ یہی لوگ عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کر کے اُس کی وراثت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

تصوف میں اہمیت قلب کو ہے

کسی نے ضربوں، کسی نے کبڈی، کسی نے ڈانس، کسی نے دیواریں بنائیں اور ڈھائیں، اور کسی نے ورزش کے ذریعہ دل کی دھڑکن کو اُبھارا، پھر اس کے ساتھ اللہ اللہ ملانے میں آسانی ہوگئی۔ اور بتدریج اللہ اللہ سب لطائف تک خود ہی پہنچ گیا۔ اور کچھ لوگ گہرائی میں جائے بغیر ان کی نقل کرنے لگے۔ انہوں نے بھی اللہ اللہ کے ساتھ ڈانس شروع کر دیا، دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ تو نہ سمجھا اور نہ ملا سکے، البتہ اُن کی روحِ حیوانی جس کا تعلق اچھل کود سے ہے، اللہ کے نام سے مانوس ہوگئی، اسی طرح موسیقی کے ساتھ اللہ اللہ ملانے سے روحِ نباتی بھی مانوس اور طاقت ور ہوتی ہے۔ موسیقی روحِ نباتی کی غذا ہے۔

امریکہ میں کچھ فصلوں پر موسیقی کے ذریعہ تجربہ کیا گیا، ایک ہی جیسی فصل ایک ہی جیسی زمین پر اگائی گئی۔ ایک میں دن رات موسیقی اور دوسری کو خاموش رکھا گیا، جبکہ موسیقی والی فصل دوسری سے نشوونما میں بہت بہتر ہوئی۔

نفس بہت موذی ہے، پاک ہونے کے بعد بھی بہانے خور ہے، جبکہ اس کی پسند ساز و آواز ہے۔ کچھ لوگوں نے ساز کے ذریعہ نفس کو متوجہ کر کے اُس کا رخ اللہ کی طرف موڑنے کی کوشش کری۔ کچھ لوگوں نے گٹار کے ساتھ اللہ اللہ ملایا۔ اور نہ سہی (کم از کم) کان کی عبادت تک پہنچ گئے۔ مجھے ایک گٹار والے نے قصہ سنایا تھا کہ میں شوقیہ فارغ وقت گٹار کی تار کے ساتھ اللہ اللہ ملاتا رہتا ہوں۔ کبھی کبھی جب نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو میرے اندر سے اُسی طرح اللہ اللہ کی آواز آرہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دوسرے اشغال یعنی گانے بجانے والوں اور تماشائیوں سے بہتر ہوگئے۔ لیکن کسی ولائت کے مرتبہ تک نہ پہنچے۔ یہ لگن، تڑپ اور تلاش والے لوگ ہوتے ہیں۔ اور کسی کامل کے ذریعہ کسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔

اسلام میں بھی اور دوسرے مذاہب کے صوفیوں نے بھی کسی نہ کسی طریقہ سے رب کے نام کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔ جو فعل رب کی طرف موڑے اور اُس کے عشق میں اضافہ کرے وہ ناجائز نہیں ہے۔

حدیث ”اللہ عملوں کو نہیں بلکہ نیتوں کو دیکھتا ھے“

شریعت والے اس کو معیوب اور غلط سمجھتے ہیں کیونکہ وہ شریعت سے ہی مطمئن اور سیراب ہوجاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو شریعت سے آگے عشق کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں، یا وہ لوگ جو شریعت میں نہیں ہیں انہیں کچھ اور متبادل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟

باب نہم

.......دین الٰہی.........

تمام دین اس دنیا میں نبیوں کے ذریعے بنائے گئے۔ جبکہ اس سے پہلے خود عشق، خود عاشق، خود معشوق تھا۔
اور وہ روحیں جو اس کے قرب، جلوے اور محبت میں تھیں وہی عشق الٰہی، دین الٰہی اور دین ِ حنیف تھا۔
پھر اُن ہی روحوں نے دنیا میں آ کر اُس کو پانے کیلئے اپنا تن من قربان کر دیا۔

(یہ) پہلے خاص تک تھا، اب روحانیت کے ذریعہ عام تک بھی پہنچ گیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ: مجھے حضور پاکؐ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتا دیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو!
جب پانی کے حوض سے خشک کتابیں نکلیں تو مولانا رومؒ نے کہا: ایں چیست؟ شاہ شمسؒ نے کہا: ایں آں علم است کہ تو نمی دانی!
جب موسیٰؑ نے کہا کہ کیا کچھ اور علم بھی ہے؟ تو اللہ نے کہا کہ خضرؑ کے پاس چلا جا

ہر نمازی کی دُعا:

اے اللہ! مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا، جن پر تیرا انعام ہوا!

علامہ اقبالؒ:

اس کو کیا جانے، بچارے دو رکعت کے امام

☆

وہ روحیں جو ازل سے ہی با مرتبہ ہیں، اللہ جن سے محبت کرتا ہے، اور جو اللہ سے محبت کرتی ہیں، دنیا میں آ کر بھی رب کی نام لیوا ہوئیں، مثلاً عیسیٰ زچگی میں ہی بول اُٹھے تھے کہ میں نبی ہوں، جبکہ حضرت مریم کو پیدائش سے پہلے ہی جبرائیل بشارت دے چکا تھا۔ موسیٰ کے متعلق فرعون کو پیشن گوئی تھی، کہ فلاں قبیلے سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری تباہی کا سبب بنے گا، اور اللہ کا خاص بندہ ہوگا۔ حضور پاک نے بھی کہا تھا: میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔

بہت سی محبّ اور ازلی ارواح مختلف مذاہب اور مختلف اجسام میں موجود ہیں۔

آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کسی ایک روح کو دنیا میں بھیجے گا جو اِن روحوں کو تلاش کر کے اکھٹا کریگا، اور انہیں یاد دلائے گا کہ کبھی تم نے بھی اللہ سے محبت کری تھی۔ ایسی تمام روحیں خواہ کسی بھی مذہب یا بے مذہب اجسام میں تھیں۔ اُس کی آواز پر لبیک کہیں گی، اور اُس کے گرد اکھٹی ہو جائینگی۔

وہ رب کا ایک خاص نام اِن روحوں کو عطا کریگا، جو قلب سے ہوتا ہوا روح تک جا پہنچے گا، اور پھر روح اُس نام کی ذاکر بن جائیگی۔ وہ نام روح کو ایک نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی محبت بخشے گا۔ اُس کے نور سے روح کا تعلق دوبارہ اللہ سے جُڑ جائیگا۔

ذکر قلب ذکرِ روح کا وسیلہ ہے، جیسا کہ بندگی یعنی نماز، روزہ ذکرِ قلب کا وسیلہ ہے۔ اگر کسی کی روح اللہ کے ذکر میں لگ گئی تو وہ اُن لوگوں سے ہے، جنہیں ترازو، یوم محشر کا بھی کوئی خوف نہیں۔ روح کے آگے کے ذکر اور عبادت اُس کے بلند مراتب کے شواہد ہیں۔

جن لوگوں کی منزل قلب سے روح کی طرف رواں دواں ہے، وہی دینِ الٰہی میں پہنچ چکے یا پہنچنے والے ہیں۔ اِن کو کتابوں سے
نہیں بلکہ نور سے ہدایت ہے اور نور سے ہی بازِ گناہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو سُن کر یا محنت سے بھی اس مقام سے محروم ہیں وہ اس سلسلے میں شامل نہیں ہیں۔ اگر ذکر قلب و روح کے بغیر خود کو اس سلسلے میں متصور کیا یا اُن کی نقل کی، تو وہ زندیق ہیں۔

جبکہ عام لوگوں کی بخشش کا ذریعہ عبادات اور مذہب ہیں۔

ہدایت کا ذریعہ آسمانی کتب ہیں۔

شفاعت کا ذریعہ نبوت اور ولائت ہے۔

بہت سے مُسلم ولیوں کی شفاعت کو نہیں مانتے لیکن حضورؐ نے اصحابہ کو تاکید کری تھی کہ اویس قرنیؓ سے اُمت کیلئے بخشش کی دُعا کرانا۔

رُوحوں کا دین

عشق الٰھی و دین الٰھی والوں کی پہچان

جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے!

اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں، وہی عشق اِلٰہی اور دینِ الٰہی ہے!

جتھے چاروں مذہب آملدے ھُو (سلطان صاحبؒ)

ابتدائی پہچان:

جب قلب و روح کا ذکر جاری ہو جائے، چاہے عبادت سے ہو یا کسی کامل کی نظر سے ہو، دونوں حالتوں میں وہ ازلی ہے۔ گناہوں سے نفرت ہونا شروع ہو جائے، اگر گناہ سرزد ہو بھی جائے تو اُس پر ملامت ہو اور اُس سے بچنے کی ترکیبیں سوچے۔

مجھے وہ لوگ بھی پسند ہیں جو گناہوں سے بچنے کی ترکیبیں سوچتے ہیں۔(فرمانِ الٰہی)

دنیا کی محبت دل سے نکلنا اور اللہ کی محبت کا غلبہ شروع ہو جائے، حرص، حسد، بخل اور تکبر سے چھٹکارا محسوس ہو۔ زبان کسی کی غیبت سے باز آ جائے، عاجزی محسوس ہو، کنجوسی کی جگہ سخاوت اور جھوٹ جاتا نظر آئے۔ حرام خواہشاتِ نفسانی حلال میں تبدیل ہو جائیں۔ حرام مال، حرام کھانے اور حرام کاموں سے نفرت پیدا ہو۔

انتہائی پہچان:

چرس، افیون، ہیروئن، تمباکو اور شراب وغیرہ سے مکمل چھٹکارا ہو جائے۔ مقدس ہستیوں سے خواب، مراقبے یا مکاشفہ کے ذریعہ ملاقاتی ہو جائے۔ نفس امارہ سے مطمئنہ بن جائے، لطیفہ انا رب کے روبرو، اللہ اور بندے کے درمیان سب حجابات

اُٹھ جائیں۔ بازِ گناہ، عشق ِ خدا، وصل خدا، بندہ سے بندہ نواز اور غریب سے غریب نواز بن جائے۔

کیونکہ اس سلسلے میں مختلف مذاہب سے آ کر خاص روحیں شامل ہونگیں، جنہوں نے روزِ ازل میں رب کی گواہی میں کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس لیے کسی بھی مذہب کی قید نہیں ہوگی۔ ہر شخص اپنے مذہب کی عبادت کر سکے گا، لیکن قلبی ذکر سب کا ایک ہوگا۔ یعنی مختلف مذاہب کے باوجود دِلوں سے سب ایک ہو جائیں گے، پھر جب دلوں میں اللہ آ یا تو سب اللہ والے ہو جائیں گے۔ اِس کے بعد رب کی مرضی ہے انہیں اپنے تئیں رکھے یا کسی بھی مذہب میں ہدایت کے لیے بھیج دے یعنی کوئی مفید ہوگا، کوئی منفرد، کوئی سپاہی ہوگا، اور کوئی سالار ہوگا۔

ان کی امداد اور ساتھ دینے والے گنا ہگار بھی کسی نہ کسی مرتبے میں پہنچ جائیں گے۔ جو لوگ اس ٹولے میں شامل نہ ہو سکے، اُن میں سے اکثر شیطان (دجال) کے ساتھ مل جائیں گے۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں۔ آخر میں ان دونوں ٹولوں کی زبردست جنگ ہوگی۔ عیسیٰؑ، مہدی، کالکی اوتار والے ملکر انہیں شکست دینگے۔ بہت سے دجالئے قتل کر دیے جائیں گے، جو بچیں گے وہ خوف اور مجبوری کی وجہ سے خاموش رہیں گے۔

مہدی اور عیسیٰ کا لوگوں کے قلوب پر تسلط ہو جائے گا۔ پوری دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ جُدا جُدا مذہب ختم ہو کر ایک ہی مذہب میں تبدیل ہو جائیں گے۔ وہ مذہب رب کا پسندیدہ، تمام نبیوں کے مذاہب اور کتابوں کا نچوڑ، تمام انسانیت کے لئے قابل ِ قبول، تمام عبادات سے افضل، حتیٰ کہ اللہ کی محبت سے بھی افضل، عشق الٰہی ہوگا۔

جتھے عشق پہنچاوے، ایمان نو وی خبر نہ کائی ھو (سلطان باھوؒ)

علامہ اقبال نے اسی وقت کے لئے نقشہ کھینچا تھا:

دنیا کو ہے اُس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نظر زلزلہء عالم ِ افکار

......☆......

کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی، گیا دورِ حدیث لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار، وہی مہدی وہی آخر زمانی

......☆......

کھول کر آنکھ مری آئینہء ادراک میں، آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
لولاک لما دیکھ زمیں دیکھ، فضا دیکھ، مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

......☆......

گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں میخانہ ہر ایک ہی بادہ خوار ہوگا
زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

......☆......

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو پلٹ دیا تھا
سُنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

......☆......

تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ کا دین نہیں ہیں ان کتابوں میں نماز روزہ اور داڑھیاں ہیں۔ جبکہ اللہ اس کا پابند نہیں ہے، یہ دین نبیوں کی امتوں کو منور اور پاک صاف کرنے کیلئے بنائے گئے۔ جبکہ اللہ خود پاکیزہ نور ہے، اور جب کوئی انسان وصل کے بعد نور بن جاتا ہے تو پھر وہ بھی اللہ کے دین میں چلا جاتا ہے۔ اللہ کا دین پیار و محبت ہے۔ ننانوے ناموں کا ترجمہ ہے۔ اپنے دوستوں کا ذکر کرنے والا ہے۔

خود عشق، خود عاشق، خود معشوق ہے۔ اگر کسی بندۂ خدا کو بھی اُس کی طرف سے اِن میں سے کچھ حصہ عطا ہو جائے تو وہ دینِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر اُس کی نماز دیدارِ الٰہی اور اس کا شوق ذکرِ خدا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی زندگی کی تمام سنتوں، فرضوں کا کفارہ بھی دیدارِ الٰہی ہے۔ جن فرشتے اور انسانوں کی مشترکہ عبادت بھی اُس کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی۔

ایسے ہی شخص کیلئے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ:

”جس نے وصال پر پہنچ کر بھی عبادت کی یا ارادہ کیا، تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا“

بلھے شاہ نے فرمایا:

" اساں عشق نماز جدوں نیتی اے " ، " بھُل گئے مندر مسیتی اے "

علامہ اقبال نے کہا:

” اس کو کیا جانے بے چارے دو رکعت کے امام“

اس علم کے متعلق ابو ہریرہ نے فرمایا تھا:

''کہ مجھے حضورؐ سے دو علم عطا ہوئے، ایک تمہیں بتا دیا۔ اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو''

تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا، شاہ منصور اور سرمد کی طرح قتل کر دیئے گئے۔

اور آج گوہر شاہی بھی اس علم کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑا ہے۔

نبیوں کی شریعت کی پابندی امت کے لئے ہوتی ہے۔ ورنہ انہیں کسی عبادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ شریعت سے پہلے ہی بلکہ روز ازل سے ہی نبی ہوتے ہیں، چونکہ انہوں نے دین کو نمونے کے طور پر مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان کے کسی ایک رکن کے چھوڑنے یا فعل کو بھی امت سنت بنا لیتی ہے، اس وجہ سے انہیں محتاط اور صحو میں رہنا پڑتا ہے۔ کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی نبی اگر کسی بھی عبادت میں نہیں ہے تو کیا وہ دوزخ میں جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں !

کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ عبادت کے بغیر نبی نہیں بن سکتا ؟ کیا کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ علم سیکھے بغیر نبوت نہیں ملتی؟ پھر ولیوں پر اعتراضات کیوں ہوتے ہیں؟ جبکہ ولائت نبوت کا نعم البدل ہے۔

یاد رکھیں جنہوں نے دیدارِ رب کے بغیر وصال کا دعویٰ کیا، یا خود کو اس مقام پر تصور کر کے نقل کی، وہ زندیق اور کاذب ہیں۔ اور قرآن نے ایسے ہی جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے۔ جن کی وجہ سے ہزاروں کا وقت اور ایمان برباد ہوتا ہے۔

''یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کے لئے قابلِ غور اور قابلِ تحقیق ہے اور منکرانِ روحانیت کیلئے ایک چیلنج ہے''

" فرمودات ِ گوہر شاہی"

تین حصے علم ِ ظاہر کے ہیں، اور ایک حصہ علم ِ باطن کا ہے۔

ظاہری علم حاصل کرنے کیلئے کسی موسیٰ اور باطنی علم کیلئے، کسی خضر کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔

....

جبرائیل کے بغیر جو آواز آئی، اُسے الہام اور جو علم آیا، اُسے صحیفے اور حدیث ِ قدسی کہتے ہیں۔

اور جبرائیل کے ساتھ جو علم آیا، اُسے قرآن کہتے ہیں، خواہ وہ ظاہری علم ہو یا باطنی علم ہو۔

اُسے توریت کہیں، زبور کہیں، یا انجیل کہیں!

....

علماء سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے سیاست کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں۔

اولیاء سے کوئی غلطی ہو جائے، اُسے حکمت سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔

جبکہ نبیوں پر غلطی کا دفعہ نہیں لگتا۔

....

جو جس شغل میں ہیں، اندر سے اُن کی متعلقہ روحیں طاقتور ہیں۔

اور جو کسی بھی شغل میں نہیں ہیں، اُن کی روحیں خفتہ اور بے حس ہیں۔

اور جنہوں نے کسی بھی طریقہ سے اللہ کا نام ان روحوں میں بسالیا، پھر اُن کا شغل ہمہ وقت ذکر سلطانی اور عشقِ خداوندی ہے۔

تب ہی علامہ اقبال نے کہا:

اگر ہو عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی!

سچل سائیں نے کہا:

بِن عشقِ دلبر کے سچل، کیا کفر ہے کیا اسلام ہے!

سلطان باھو نے کہا:

جتھے عشق پہنچاوے، ایمان نوں وی خبر نہ کائی

ایسے لوگ جب کسی مذہب میں ہوتے ہیں یا جاتے ہیں، تو اُن کی برکت سے اُس خطے پر اللہ کی بارانِ رحمت برسنا شروع ہو جاتی ہے۔

پھر وہ بابا فرید ہوں تو ہندو، سکھ بھی اُن کی چوکھٹ پر
اگر بابا گورونانک ہوں، تو مسلم، عیسائی بھی اُن کے در پر چلے آتے ہیں۔

﴿امام مہدی تمام مذاہب کی تجدید کرینگے﴾

جس طرح حضور پاکؐ کی ختمِ نبوت کے بعد مُسلم میں مجدد آتے رہے

اور ماحول کے مطابق دین میں کچھ تجدید کرتے رہے

اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے بعد اُن (مجددوں) کی تجدید ختم ہو جائیگی،

اور سب مذاہب کے مطابق امام مہدیؑ کی اپنی تجدید ہوگی۔

کچھ کتابوں میں ہے۔ وہ ایک نیا دین بنائیں گے۔

☆ فرمودات ِگوہر شاہی ☆

’’اگرکوئی ساری عمرعبادت کرتا رہے،لیکن آخرمیں امام مہدیؑ اور
حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت کربیٹھا،جن کو دنیامیں دوبارہ آنا ہے۔
عیسیٰؑ کا جسم سمیت اورمہدیؑ کاارضی ارواح کے ذریعے آنا ہے۔
تو وہ بلیعم باعور کی طرح دوزخی اورابلیس کی طرح مردود ہے‘‘۔

’’اگرکوئی ساری عمرکتوں جیسی زندگی بسرکرتا رہا،
لیکن آخرمیں اُن کا ساتھ اوراُن سے محبت کربیٹھا،
تو وہ کتے سے حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا‘‘۔

..........☆..........

کچھ فرقے اور مذاہب کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ فوت ہوگئے۔ افغانستان میں اُن کا مزار ہے، یہ غلط پرپیگنڈہ ہے۔ افغانستان میں کسی اورعیسی نامی بزرگ کا دربار ہے۔اُس پیادہ زمانے میں مہینوں کی مسافت پر جا کر دفنانا کیا مقصد رکھتا تھا؟ پھروہ کہتے ہیں،آسمان پر کیسے اُٹھائے گئے؟ ہم کہتے ہیں آدم علیہ السلام آسمان سے کیسے لائے گئے؟ جبکہ ادریسؑ بھی ظاہری جسم سے بہشت میں اب تک موجود ہیں،خضرؑ اور الیاسؑ جو دنیا میں ہیں،اُن کو بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔غوث پاکؓ کے پوتے حیات الامیر (600) سال سے زندہ ہیں،غوث پاک نے کہا تھا،اُس وقت تک نہیں مرنا، جب تک میرا اسلام مہدی علیہ السلام کو نہ پہنچادو۔شاہ لطیف کو بری امام کا لقب اُنہوں نے ہی دیا تھا۔مری کی طرف بارہ کوہ میں اُن کی بیٹھک کے نشان ابھی تک محفوظ ہیں۔

ظاہری گناہ کی سزا، جیل، جرمانہ یا ایک دن کی پھانسی ہے۔ اگر کوئی راہِ فقر میں ہے، تو اس کی سزا ملامت ہے۔ جبکہ باطنی گناہوں کی سزا بہت زیادہ ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیوں سے جرمانہ فریق دوئم کی نیکیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ حرص، حسد، بخل اور تکبر اُس کی لکھی ہوئی نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اگر اُس میں کچھ نور ہے، تو انبیاء و اولیا کی گستاخی اور بغض سے چھن جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ صنعان کا شیخ عبدالقادر جیلانی کی گستاخی سے کشف و کرامات کا سلب ہو جانا۔

واقعہ ہے کہ جب بایزید بسطامی کو پتہ چلا کہ ایک شخص اُن کی برائی کرتا ہے، تو آپ نے اُس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ وہ وظیفہ بھی لیتا رہا اور برائی بھی کرتا رہا۔ ایک دن اُس کی بیوی نے کہا: نمک حرامی چھوڑ، یا وظیفہ چھوڑ، یا برائی چھوڑ، پھر اُس نے تعریف کرنا شروع کر دی۔ آپ کو جب تعریف کا پتہ چلا تو اُس کا وظیفہ بند کر دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جب برائی کرتا تھا، وظیفہ ملتا تھا، اب تعریف کی وجہ سے وظیفہ کیوں بند ہوا؟ آپ نے فرمایا: تو اُس وقت میرا مزدور تھا، تیری برائی سے میرے گناہ جلتے، میں اُس کا تجھے معاوضہ دیتا تھا۔ اب کس چیز کا معاوضہ دوں۔ مندرجہ برائیوں کا تعلق نفس امارہ سے ہے، جس کا امدادی ابلیس ہے۔ جبکہ تقویٰ، سخاوت، درگزر، صبر و شکر، عاجزی اور انوارِ الٰہی کا تعلق قلبِ شہید سے ہے، جس کا امدادی ولی مرشد ہے۔

..........☆..........

جب تک نفس امارہ ہے کسی بھی پاک کلام کے انوار دل میں ٹھہر نہیں سکتے، بے شک الفاظ و آیات کا حافظ کیوں نہ بن جائے، طوطا ہی ہے۔ جب تیرا نفس مطمئنہ ہو جائے گا، پھر ناپاک چیز تیرے اندر ٹھہر نہیں سکتی، پھر تُو مرغِ بسمل ہے۔ نفس پاک کرنے کیلئے کسی نفس شکن کو تلاش کر۔ جو ہر وقت منجانب اللہ ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ جسم کے باہر کی طہارت پانی سے ہوتی ہے، جبکہ جسم کے اندر کی طہارت نور سے ہوتی ہے۔ طہارت کے بغیر گندہ اور ناپاک ہے۔ صاف جسم عباداتِ الٰہی کے قابل ہوتا ہے، جبکہ صاف دل تجلیاتِ الٰہی کے قابل ہوتا ہے۔ پھر ہی آسمانی کتابیں ھدایت کرتی ہیں پاکوں کو (ھدی للمتقین)۔ ورنہ کتابوں والے ہی کتابوں والوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔ مجدد الف ثانی مکتوبات میں لکھتے ہیں: قرآن اُن لوگوں کے پڑھنے کے لائق نہیں جن کے نفس امارہ ہیں۔ مبتدی کو چاہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے (یعنی اندر کو پاک کرے)، مُنتہی کو چاہیے کہ پھر قرآن پڑھے۔

حدیث ''کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے''

بلھے شاہؒ ''کھا کے سارا مُکر گئے، جنھاں دے بغل وچ قرآن''

..........☆..........

عابد کو گمان ہے کہ وہ اللہ کے لئے عبادت اور شب بیداری کررہا ہے، اسلئے وہ اللہ کے بہت نزدیک ہے۔ عبادت کے بعد تیری دعا، صحت، عمر درازی، مال و دولت اور حور و قصور ہے، سوچ! کیا تو نے کبھی بھی یہ دعا مانگی تھی؟ اے اللہ مجھے کچھ نہیں چاہیے، صرف تو چاہیے!

..........☆..........

عالم کو گمان ہے کہ میں قربِ خداوندی میں بخشا بخشایا ہوا ہوں۔ کیونکہ میرے اندر علم اور قرآن ہے۔ پھر تو دوسروں کو جہنمی کیوں کہتا ہے، جبکہ ہر مسلم کو بھی کچھ نہ کچھ علم اور قرآن کی بہت سی سورتیں یاد
ہیں۔ سوچ! علم کون بیچتا ہے؟ خود کون بکتا ہے؟ ولیوں کی غیبت کون کرتا ہے؟ حاسد، متکبر اور بخیل کون ہوتا ہے؟ دل میں اور، زبان میں اور، صبح اور، شام کو اور، یہ کس کا وطیرہ ہے؟ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر کون پیش کرتا ہے؟ اگر تو ان سے دور ہے، تو خلیفہِ رسول ہے! تیری طرف پشت کرنا بھی بےادبی ہے۔ یعنی......

قاری نظر آتا ھے ، حقیقت میں ھے قرآن

اگر تو ان خصلتوں میں گم ہے، تو پھر تُو وہی ہے جس کیلئے بھیڑیے نے کہا تھا کہ اگر میں نے یوسف کو کھایا ہو تو اللہ مجھے چودھویں صدی کے عالموں سے اُٹھائے۔

..........☆..........

صراطِ مستقیم

1- جنکے ظاہر درست، باطن سیاہ ہیں، مذہب میں فتنہ ہیں، ابلیس کے خلیفہ ہیں۔

حدیث: جاھل عالم سے ڈرو اور بچو، جس کی زبان عالم اور دل جاھل یعنی سیاہ ہو۔

2- باطن درست لیکن ظاہر خراب......ان کو مجذوب، معذور، سکر اور منفرد کہتے ہیں

عشق میں عقل ہی نہ رہی تو حسابِ حشر کیا؟ (تریاق قلب)

مذہب کے لئے پریشانی، لیکن اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں، مگر مزید مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے، بامرتبہ تصدیق نقالیئے زندیق۔ انہوں نے صدر ایوب، بے نظیر اور نواز شریف جیسوں کو اُن کے دورِ حکومت میں ڈنڈے مارے اور گالیاں دیں۔ تم کسی صاحبِ اقتدار کو ڈنڈے مار کر دکھاؤ، یعنی یہ صرف اُن کی ذات تک محدود ہے، دوسروں کے لئے نہیں ہے۔

3- ظاہر درست باطن بھی درست......ظاہری عبادت کے علاوہ قلبی عبادت میں بھی ہوتے ہیں،

اِن کو عالمِ ربّانی کہتے ہیں۔ یہی منبرِ رسول اور دین کے وارث ہوتے ہیں، اور جب کسی کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے تو اُسے نائبِ اللہ کہتے ہیں۔ اگر خواب میں یا روحانی طور پر حج کرتا ہے تو ظاہر میں بھی اُس کا درجہ ملتا ہے، بلکہ ظاہری حج سے بہت ہی زیادہ۔ روحوں کی نماز ظاہری نماز کی حیثیت رکھتی ہے، بلکہ کہیں زیادہ، اگر ظاہر میں نماز پڑھتا ہے تو باطن میں بھی اس کی نماز معراج بن جاتی ہے، یہی لوگ ہیں، جسم اِدھر، روح اُدھر، فقر کے محکمے میں ان کو معارف بھی کہتے ہیں۔ جبکہ عاشق کیلئے رب کا دیدار ہی کافی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، دیدار ہو ہی نہیں سکتا، لیکن یہ دیدار والا علم حضورؐ سے شروع ہو چکا ہے۔ بقول امام ابوحنیفہ: میں نے ۹۹ ننانوے مرتبہ رب کو دیکھا ہے۔ بایزید بُسطامی کہتے ہیں کہ میں نے ۷۰ مرتبہ رب کا دیدار کیا ہے۔ دیدار لطیفہ انا سے ہوتا ہے، اور تم انا کی تعلیم اور ذکر سے انجان ہو۔

اللہ کا دوست

اگر کسی کو خلقِ خدا کشف و کرامات اور فیض کی وجہ سے ولی مانتی ہے۔

لیکن اُس کے کسی فعل یا مذہب کی وجہ سے تُو دلبر داشتہ ہے۔

اُس کی برائی کرنے سے بہتر ہے تُو ادھر جانا چھوڑ دے۔

کیا خبر؟ وہ کوئی منظورِ خدا ہو! شیخ بقا ہو، یا کوئی لعل شہباز ہو، کوئی خضر ہو، یا ساھے بابا ہو یا گورونا نک ہو، کوئی بلھے شاہ ہو اور کوئی سداسہا گن بھی ہو سکتا ہے!

گوہر شاہی کا عالم انسانیت کیلئے

انقلابی پیغام

مسلم کہتا ہے کہ میں سب سے اعلیٰ ہوں،

جبکہ یہودی کہتا ہے، میرا مقام مسلم سے بھی اُونچا ہے،

اور عیسائی کہتا ہے، میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں،

کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں۔

لیکن گوہر شاہی کہتا ہے!

سب سے بہتر اور بلند وہی ہے، جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے،

خواہ وہ کسی بھی مذہب سے نہ ہو!

زبان سے ذکر و صلوٰۃ اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے،

جبکہ قلبی ذکر اللہ کی محبت اور رابطے کا وسیلہ ہے۔

باب دھم

﴿ولی کسے کہتے ہیں﴾

ولی دوست کو کہتے ہیں، اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔

با مرتبہ تصدیق، نقالیہ زندیق۔ جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے،

جبکہ جھوٹی ولائت کا دعویدار کفر کے قریب ہے،

حضورؐ نے بھی ایک مرتبہ اصحابہ کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔

ہر نمازی کی یہی دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا۔ جب تک اُس کی روح بیت المامور میں جا کر نماز نہ پڑھے، جسے حقیقی نماز کہتے ہیں، کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ شب معراج میں بیت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیدار نہ ہو جائے اس وقت تک شریعت کی اتباع ضروری ہے۔

البتہ سُست اور گناہگار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ نعم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادت اور گناہوں کا کفارا کرتا رہتا ہے، اور کبھی نہ کبھی اُسے اللہ کا محبّ اور روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

جب تمہاری نماز قضا ہو جائیں تو اللہ کا ذکر کرو، اُٹھتے، بیٹھتے، حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی۔ (قرآن)

ولیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچا لیتی ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے امت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنی سے بھی دعا کیلئے اصحابہ کو بھیجا تھا۔ سخاوت، ریاضت، اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارا اور بخشش ہو سکتی ہے۔ عاجزی، توبہ تائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے، جسکی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا (قرآن)۔

ایک دن عیسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اُس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی کنجوسی اُس کی عبادت کو رائیگاں کر دیتی ہے، پھر پوچھا؟ تیرا بڑا دشمن کون ہے؟ اُس نے کہا: گناہگار سخی۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور

انصاف والے لوگ بھی رب کی نظرِ کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری چوتھی کے طالبِ علم سکول سے واپس آئے تو ایک کتیا اُن کے پیچھے چل پڑی، آپ سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے حسی سے دیکھتی رہی آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ اُن کے والد نے اُن کے لئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے آدھا کتیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی پھر بے حسی سے دیکھنے لگی آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو اُن کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظورِ نظر ہو گیا ہے۔

جب سبکتگین ہرنی کا بچہ جنگل سے اُٹھا کر چل پڑا۔ تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہرنی بھی دوڑ رہی ہے۔ سبکتگین رُک گیا۔ دیکھا ہرنی بھی کھڑی ہو گئی اور اپنے منہ کو اُس نے آسمان کی طرف اُٹھا لیا سبکتگین نے دیکھا کہ اُس وقت اُس کے آنسو بہہ رہے تھے، اور سبکتگین نے بچے کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سبکتگین پر اتنا اللہ کا کرم ہوا۔ کہ رب کے نام پر اکثر رویا کرتا تھا۔

مولانا رومؒ کہتے ہیں کہ: یک زمانہ صحبتِ با اولیاء ...... بہتر است صد سالہ طاعت بے ریا

ولی کی ایک لمحہ کی صحبت سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے

حدیث قدسی: میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔

ابوذر غفاریؓ: یومِ محشر میں لوگ ولی کو پہچان کر کہیں گے۔ اے اللہ میں نے اُس کو وضو کرایا تھا، جواب آئے گا، اس کو بخش دو۔ دوسرا کہے گا یا اللہ میں نے اسے کپڑے پہنائے یا کھانا کھلایا تھا۔ جواب آئے گا اسے بھی بخش دو۔ اس طرح بھی بے شمار لوگ ان کے ذریعے بخشے جائیں گے۔

حدیث قدسی: جس کسی نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کری. میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں.

اللہ کی جنگ ایک دن کا سر کاٹنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن کا ایمان کاٹ دیا جاتا ہے۔

جو اگلی ساری زندگی میں دوزخ میں روزانہ اذیت سے سرکٹتا رہے گا۔

جیسا کہ بلیعم باعور جو بہت بڑا عالم اور عابد تھا۔لیکن موسیٰؑ کی دشمنی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔

لوگ کہتے ہیں رب عبادت سے ملتا ہے۔

ہم کہتے ہیں رب دِل سے ملتا ہے

عبادت دل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے، اگر عبادت سے دل صاف نہیں ہوا۔تو رب سے بہت دور ہے۔

حدیث: نہ عملوں کو دیکھتا ہوں، نہ شکلوں کو۔ بلکہ نیتوں اور قلوب کو دیکھتا ہوں۔

البتہ عبادت سے جنت مل سکتی ہے۔لیکن جنت بھی رب سے بہت دور ہے۔

یہ علمِ باطن صرف اُن لوگوں کیلئے ہے، جو حور و بہشت کی پرواہ کئے بغیر

رب سے محبت، قرب اور وصال چاہتے ہیں۔

پھر بقول سورہ کہف " اللہ اُنھیں کسی ولی مرشد سے ملا دیتا ھے."

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی ادا سے مہربان ہو جاتا ہے، تو اُسے بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔اُس کا پیار سے دیکھنا ہی بندے کے گُناہوں کو جلا دیتا ہے اُس کے پاس بیٹھنے والے بھی نظرِ رحمت کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ رب کے دوست اصحاب کہف سوتے رہے یا مراقبہ میں رہے، اللہ اُن کو پیار سے دیکھتا رہا۔جس کی وجہ سے اُن کا ساتھی 'کتا' بھی حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا۔ جب شیخ فریدؒ اللہ کی نظرِ رحمت میں آئے تو ساتھ بیٹھا ہوا چرواہا بھی رنگا گیا۔

..........☆..........

جب اللہ ابوالحسنؒ کی کسی ادا پر مہربان ہوا تو ہمکلامی کا سلسلہ شروع ہو گیا، ایک دن اُسے کہا: اے ابوالحسن، اگر تیرے متعلق میں لوگوں کو بتا دوں تو لوگ تجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں۔ اُنھوں نے جواب دیا، اگر میں تیرے متعلق لوگوں کو بتا دوں: کہ تو کتنا مہربان ہے، تو تجھے کوئی بھی سجدہ نہ کرے۔

رب نے کہا: ایسا کر نہ تو بتا، نہ ہم بتاتے ہیں۔

..........☆..........

جب تیسری بار زید کو شراب کے جُرم میں لایا گیا۔ تو اصحابہ نے کہا، اِس پر لعنت، بار بار اِسی جُرم میں آتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، لعنت مت کرو یہ اللہ اور اُس کے حبیب سے محبت بھی کرتا ہے، جو اللہ رسول سے محبت کرتے ہیں، دوزخ میں نہیں جاسکتے۔

..........☆..........

بے شک اللہ کُل مخلوق سے محبت کرتا ہے اور سب مخلوق کا خیال رکھتا ہے، معزور کیڑے کو پتھر میں بھی رزق پہنچاتا ہے۔ لیکن جس طرح نافرمان اولاد کو سزا اور عاق کیا جاتا ہے، اِسی طرح نافرمانوں اور گُستاخوں کے لیئے وہ قہار بن جاتا ہے۔

..........☆..........

یقین کرو تمہیں بھی رب دیکھنا چاہتا ہے، لیکن تم انجان، لا پرواہ یا بدبخت ہو۔ جسے لوگ دیکھتے ہیں اُسے روز صابن سے دھوتے ہو، روز کریم لگاتے اور خط بناتے ہو، اور

جسے رب نے دیکھنا ہے کیا؟ تو نے کبھی اُسے بھی دھویا ہے۔

حدیث: ”ہر چیز کو دھونے کے لئے کوئی نہ کوئی آلہ ہے، جب کہ دلوں کو دھونے کے لئے اللہ کا ذکر ہے“

..........☆..........

پاکیزہ محبت کا تعلق بھی دل سے ہوتا ہے، زبان سے I Love You کہنے والے مکار ہوتے ہیں۔

محبت کی نہیں جاتی......ہو جاتی ہے، جو بھی دل میں اُتر جائے۔

رب کو دل میں اُتارنے کے لئے تصور، قلبی ذکر اور ولی اللہ ہوتے ہیں۔

..........☆..........

صرف گاڑی کا انجن منزلِ مقصود تک نہیں پہنچا سکتا، جب تک دوسری چیزیں بھی یعنی اسٹیرنگ، ٹائر وغیرہ نہ ہوں۔

اِسی طرح نماز بھی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر ادھوری ہے۔

اگر اِن لوازمات کے بغیر نماز ہی سب کچھ......اور جنت ہے، پھر تم دوسروں کو کافر، مرتد اور دوزخی کیوں کہتے ہو جبکہ

وہ بھی نماز پڑھتے ہیں،فرق یہ ہی ہے،کوئی عیسٰیؑ کے گدھے پر سوار ہے،اور کوئی دجال کے گدھے پر سوار ہے،یعنی اندر سے دونوں کالے۔صرف عقیدوں کا فرق ہوا،جبکہ عقیدے ادھر رہ جائیں گے،اندر کی روحیں آگے جائیں گی۔

..........☆..........

زبان میں نماز لیکن دل میں خرافات،حرص وحسد۔ یہ نماز صورت کہلاتی ہے۔عام لوگ اِسی سے خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں،اورفرقہ بندی کا شکار ہوتے رہتے ہیں،اِنکی دین میں تبلیغ فتنہ بن جاتی ہے۔فرض کیا تم دس پندرہ سال سے کسی فرقہ میں رہ کرعبادت کرتے رہے،پھرتم دوسرے فرقے کو صحیح سمجھ کر اُس میں شامل ہوگئے۔

اِس کا مقصد تمہارا پہلا فرقہ باطل تھا،باطل کی عبادت قبول ہی نہیں ہوتی

یعنی تم نے دس پندرہ سالہ نمازوں کو جھٹلا دیا۔ہوسکتا ہے نیا فرقہ بھی باطل ہو پھر پچھلی بھی گئی اور اگلی بھی گئی۔پٹی اُتری تو کولُھو کے بیل کی طرح وہیں موجود پایا۔

عمر برباد ہونے سے بہتر تھا کہ کسی کامل کو ڈھونڈ لیتے۔

گوہر شاہی کا عقیدہ

سب مذاہب کے نیکوں کاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے،

رب کو کہو،کس کو دیکھے گا؟

جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے،

وہ مریخ ہو یا عطارد یا بے نام ستارہ،

اِسی طرح رب بھی چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے،وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب۔

بن عشقِ دلبر کے سچل کیا کفر ھے ، کیا اِسلام ھے

تم رب کی تلاش میں مندروں چرچوں اور مسجدوں وغیرہ کی دوڑ لگاتے ہو! کیا تاریخ میں کوئی ثبوت ہے،کہ رب کو کسی نے بھی کسی بھی عبادت گاہ میں بیٹھا ہوا دیکھا ہو؟

ارے نادان! رب کا مسکن تیرا دل ہے،اس کو دل میں بسا۔پھر دیکھ یہ عبادت گاہیں اور ان میں عبادت کرنے والے تیری طرف دوڑ لگائیں گے۔بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ایک عرصہ کعبہ کا طواف کرتا رہا، جب رب میرے اندر آیا،

www.asiinternationals.com

تو ایک عرصہ سے کعبہ میرا طواف کر رہا ہے۔ یہ عبادت گاہیں ثواب گاہ ہیں، جبکہ یہ دل آماجگاہ ہے۔عبادت گاہوں میں تو پکارے گا۔اور رب دلوں میں پکارے گا۔

..........☆..........

عقل والوں کے نصیبے میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لُٹا دیتے ہیں
اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

..........☆..........

ہر مذہب کا عقیدہ ہے، کہ اس کے نبی کی شان سب سے بلند ہے اور یہی عقیدہ اہل کتاب میں جنگوں کا سبب بنا، بہتر ہے تم روحانیت کے ذریعہ نبیوں کی محفل میں پہنچ جاؤ، پھر ہی پتہ چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے اور کون کس درجہ پر ہے۔

رسولوں کے کلمے

ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا جو ان کی امت کے لئے پہچان اور کلمے بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سریانی میں تھے ان کے اقرار سے اس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔تین دفعہ اقرار شرط ہے امت میں داخل ہونے کے بعد ان لفظوں کو جتنا بھی دہرائے گا اتنا ہی پاکیزہ ہوتا جائے گا ۔مصیبت کے وقت ان لفظوں کی ادائیگی مصیبت سے چھٹکارا بن جاتی ہے۔قبر میں بھی یہ الفاظ حساب کتا میں کمی کا باعث بن جاتے ہیں۔حتیٰ کہ بہشت میں داخلہ کے لئے بھی ان الفاظ کی ادائیگی شرط ہے۔ ہر امت کو چاہیے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور صبح و شام جتنا بھی ہو سکے ان کو پڑھیں۔ ھدایت کے لئے آسمانی کتابیں آپ پڑھ سکتے ہیں لیکن عبادت کے لئے اصلی کتاب کی اصلی عبارتیں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

رسولوں کے کلمے یہ ہیں

عیسائیوں کا کلمہ.... لاالہ الااللہ عیسیٰ روح اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عیسیٰ اللہ کی روح ہیں۔

یہودیوں کا کلمہ... لاالہ الااللہ موسیٰ کلیم اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موسیٰ اللہ سے بات چیت کرتے ہیں

ابراھیموں کا کلمہ..... لاالہ الااللہ ابراھیم خلیل اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراھیم اللہ کے دوست ہیں

مسلمانوں کا کلمہ..... لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

جبکہ ہندو اور سکھ دین آدم اور دین نوح کی ایک کڑی ہیں۔ حضرت آدمؑ کی حجر اسود (پتھر) کی تعظیم سے ان میں بھی پتھر کو پوجنے کی ریت چل پڑی۔ کشتی نوحؑ سے بچے ہوئے لوگوں نے بھی ہندوستان میں جا کر تبلیغ کری تھی اور حضرت خضرؑ سے بھی ان کے گروؤں کو فیض ملا تھا اور یہ اپنی دعاؤں میں آدمؑ کو شنکر جی، شیو جی اور مہا دیو کے نام سے پکارتے ہیں اور خضرؑ کو وشنو مہاراج، کرشن جی اور رام جی کے نام سے یاد کرتے ہیں بلکہ ایک طبقہ حضرت فاطمہ کا بھی معتقد ہے اور حضرت فاطمہ کو درگا مائی، لکشمی دیوی اور ماں کے نام سے اپنی عبادت میں پکارتا ہے اور یہ مائی حوا کو پاروتی کہتے ہیں۔ گرو نانک اپنے ماننے والوں کو... ایشور اللہ تیرا نام رام بھی تو رحیم بھی تو... پڑھاتے تھے۔

ہر مذہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو لیکن کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اس کی پہچان اور نجات ہیں عام انسان کے لئے روزانہ کم از کم 33 مرتبہ اللہ کا اور رسول کو صبح اور شام یاد کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ (رہنے) کے لئے روزانہ 99 مرتبہ صبح اور شام یا جتنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ٹالنے کے لئے پانچ ہزار، پچیس ہزار یا بہتر ہزار کئی آدمی ایک ہی نشت میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، آخری حد سوا لاکھ ہے۔

دل کو صاف کرنے اور گناہوں کے دھبے مٹانے کے لئے سانس کی مشق، سانس لیتے ہوئے وقت لاالہ الااللہ اور سانس نکالتے وقت باقی حصہ پڑھیں سانس نکالتے وقت دھیان دل کی طرف ہو اللہ سے محبت اور قرب حاصل کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے جو بغیر رب کی رضا کے مشکل ہے۔ کتاب میں درج شدہ طریقے کے مطابق دل کی دھڑکن کو تسبیح بنانا پڑتا ہے اور دھڑکنوں کے ساتھ صرف اللہ کے خالص الفاظ کو ملانا پڑتا ہے۔ جتنا ہو سکے روزانہ اس کی بھی مشق کریں کسی کا دھیان کے ذریعے، کسی کا بغیر دھیان کے بھی اور کسی کا قلب وروح کی بیداری کے بعد ہر وقت بھی خود بخود جاری ہو سکتا ہے۔

اللہ کے دوستوں کا ذکر بہتر ہزار روزانہ ہوتا ہے، جبکہ عاشقوں کا ذکر سوا لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر لطائف بھی ذکر کرنے میں لگ جائیں تو ذکوریت کا شمار کراماً کاتبین کے بھی بس میں نہیں رہتا۔

کوئی فرش پر کوئی عرش پر
کوئی کعبے میں،کوئی روئے خدا

(تریاقِ قلب)

مذہب والے اسم اللہ کے علاوہ اپنے نبی کے نام کو بھی دِل میں جمانے کو کوشش کیا کریں، تا کہ اسم اللہ کنٹرول میں رہے۔ وجد، جذب یا جلال کی صورت میں نبی کا کلمہ اُس وق تک پڑھیں، جب تک وہ حالت ختم نہ ہو اور دیکھے ہوئے مُرشد کو بھی خیال میں لائیں تا کہ اُس کی روحانی طاقت دِل پر اللہ نقش کرے۔ جن کا کوئی مذہب نہیں، خدا جانے انکا نصیبہ کس کے پاس ہے یا کہیں بھی نہیں ہے۔ وہ باری باری مشق کے دوران پانچوں مُرسلین کے نام کا تصور کریں اور جس بھی دیکھے ہوئے ولی پر یقین رکھتے ہیں، اُس کا بھی خیال دِل میں لائیں۔ پھر جس کے آپ ہیں وہ اندر سے شروع کر دے گا، یعنی آپ کا رُخ، محبت اور دِل اُسی طرف مائل ہو جائے گا۔

.......☆......

کسی زمانے میں اہلِ کتاب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تھے، آپس میں اکٹھا کھانا پینا اور ایک دوسرے سے شادیوں کی اجازت ہو گئی تھی۔ اسی طرح اس زمانے میں اہلِ ذکر بھی ایک ہو جائیں گے، اہل کتاب والے عارضی تھے۔ کیونکہ کتاب زبان پر تھی، نکل گئی اور یہ مستقل ہونگے کیونکہ اللہ کا نام اور اُس کا نور خون اور دِل میں ہوگا۔ جو بیماری خون میں چلی جائے یا جس کی محبت دِل میں اُتر جائے، اُس کا نکلنا مشکل ہے۔

.......☆......

پانی، پانی ہی ہے۔ لیکن جب رگڑا لگتا ہے تو بجلی بن جاتا ہے۔ دودھ کو رگڑتے ہیں تو مکھن بن جاتا ہے۔ اسی طرح آسمانی کتابوں کی اصلی آیتوں کا جب تکرار کرتے ہیں، نور بن جاتا ہے۔ آیتوں اور صفاتی اسماء کے تکرار سے صفاتی نور بنتا ہے۔ جس کی پہنچ ملائکہ تک ہے جو بالواسطہ ہے، یہ وحدت الوجود کا مقام ہے۔ لیکن اللہ کے ذاتی نام کے تکرار کے نور کی پہنچ ذات تک ہے، جو بلا واسطہ ہے اور وحدت الشہود سے تعلق رکھتا ہے۔

.......☆......

بہت سے لوگ اپنے مذہب کے نبی اور ولیوں کا بہت ہی احترام اور عقیدت رکھتے ہیں۔ لیکن دوسرے مذاہب کے نبیوں ولیوں سے بغض وعناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی اللہ کی طرف سے کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتے ہیں، کیونکہ جن کی برائی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کے دوستوں میں سے ہیں اور اللہ کی مرضی سے ہی مختلف مذہبوں اور قوموں میں تعینات کیے گئے

..........☆..........

فرمانِ گوہر شاہی

تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاکؐ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کیلئے روکا ہوا تھا، جس طرح آپؐ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے، یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضورؐ کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جاسکتا ہے۔ اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔

چند محبّ ارواح کے چشم دید واقعے

ایک ازلی روح کا واقعہ

میں امریکہ میں نصف شب کے قریب ایک جنگل سے گزرا۔ دیکھا ایک شخص ایک درخت کے آگے سجدہ ریز ہو کر گڑ گڑا رہا ہے، تقریباً ایک گھنٹہ بعد میری واپسی ہوئی، ابھی بھی وہ اِسی حالت میں تھا، میں قریب جا کر رک گیا، اُس نے مجھے محسوس کر

کے سجدے سے سر اُٹھایا اور کہا مجھے ڈسٹرب کیوں کیا؟ میں نے کہا میں بھی رب کی تلاش میں ہوں، لیکن درخت سے کیسے رب ملے گا؟ بہتر تھا کسی مذہب کے ذریعہ رب کو حاصل کرتا! کہنے لگا:" بائبل، قرآن یا جو بھی آسمانی کتابیں ہیں، میں اُن کی اوریجنل زبان نہیں جانتا اور ان کتابوں کے جو ترجمے ہوئے ہیں، میں اُن سے مطمئن نہیں، کیونکہ ان میں زبردست تضاد ہے جس کی وجہ سے یہ یقین نہیں ہوسکتا کہ یہ کسی ایک ہی خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی کتابیں ہوں۔ایک کتاب میں لکھا ہے کہ عیسیٰ میرا بیٹا ہے۔جبکہ دوسری کتاب میں ہے کہ میرا کوئی بیٹا وغیرہ نہیں ہے۔ایک عرصہ اُن کے مطالعہ میں میرا وقت اور عمر برباد ہوئی۔ میں نے اب دوسرا راستہ اختیار کیا ہے کہ یہ درخت اتنا خوبصورت ہے اس کا مقصد رب اس سے محبت کرتا ہے، ہوسکتا ہے اِسی کے ذریعہ میری رب تک رسائی ہو جائے"۔

یہ کوئی ازلی محبّ روح تھی جو اپنی عقل کے مطابق رب کی تلاش میں تھی۔کیا ایسے لوگ دوزخ میں جا سکتے ہیں جو کہ معذور کہلاتے ہیں اور یہی کتے سے بھی قطمیر بن جاتے ہیں، جبکہ حضرت قطمیر کا بھی کوئی مذہب نہیں تھا۔

..........☆..........

اریزونا (ARIZONA) کی مس کیتھرین نے واقعہ سنایا کہ:

" میں نے انجیلا سے ذکر قلبی کی اجازت لی، انجیلا نے کہا سات دن کے اندر اندر اگر دل میں اللہ اللہ شروع ہوگئی تو سمجھنا کہ رب نے تمھیں قبول کرلیا ہے، ورنہ تیری زندگی فضول ہے۔جب سات دن کی محنت سے بھی میرا ذکر جاری نہ ہوا تو ایک رات مجھے سخت رونا آیا میں خوب گڑگڑائی، اُسی رات میرے اندر اللہ اللہ شروع ہوگئی، جو تین سال سے جاری ہے۔ کیتھرین عمر کی قائل نہیں، بلکہ تندرستی کی قائل ہے، اسی طرح وہ مذہب کی بھی قائل نہیں بلکہ اُس کی محبت کی قائل ہے۔اُس کا کہنا ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے میرے دل میں رب کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، میرے لئے یہی کافی ہے۔"

..........☆..........

ایک ہندو گرو سے ملاقات:

میں اُس وقت سیون کی پہاڑیوں میں تھا کبھی کبھی لال شہباز کے دربار چلا جاتا۔ایک شخص دربار کے باہر برآمدے میں بیٹھا ہوا تھا۔ بہت سے ہندو مذہب کے لوگ اُس کے گرد بڑی عقیدت سے جمع تھے۔ پوچھا یہ کون بزرگ ہے؟ کہنے لگے یہ ہندوؤں کا گورو ہے، روشن ضمیر بھی ہے، اِسی کے ذریعہ ہماری درخواستیں لال سائیں تک پہنچتی ہیں اور ہمارے کام ہو جاتے ہیں۔ بہت سے مسلمان بھی اُس کی عزت کرتے تھے۔ایک دن میرا ایک ٹیلے سے گزر ہوا، دیکھا وہی شخص سامنے ایک بُت رکھ کر سجدہ کی حالت میں کچھ پڑھ رہا ہے۔دوسرے دن دربار میں ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا تجھ جیسے روشن ضمیر کا مٹی کے بُت کو پوجنا میری سمجھ سے باہر ہے، اُس نے جواب دیا: میں بھی اِسے کوئی رب نہیں سمجھتا البتہ میرا عقیدہ ہے اور تمہاری

کتابوں میں بھی لکھا ہے، کہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا اس وجہ سے طرح طرح کی صورتیں بنا کر پوجتا ہوں، پتہ نہیں کون سی صورت رب سے مل جائے۔ اُس نے کہا: تو بھی روشن ضمیر ہے، بتا کہ اللہ کی صورت کیسی ہے اور کس بت سے ملتی ہے؟ تا کہ میں اُسے من میں بسا سکوں۔

میری عمر کوئی سولہ سترہ کے لگ بھگ تھی۔ اپنے خاندانی بزرگ بابا گوہر علی شاہ کے دربار پر ایک دن سورہ مزمل کی تلاوت کر رہا تھا، اتنے میں ایک لمبے قد کا آدمی فقیری حلیہ میں میرے سامنے آیا، اور کہنے لگا، خواہ مخواہ چنے چبا رہا ہے، بزرگ صورت تھا میں خاموش رہا، لیکن دل میں یہی تھا کہ یہ ضرور کوئی شیطان ہے جو مجھے تلاوت سے روک رہا ہے۔ عرصہ گزر گیا۔ جب ذکر قلب جاری ہوا تو میری عمر پینتیس سال کے لگ بھگ تھی۔ بتائے ہوئے طریقہ سے زبان سے سورہ مزمل کی آیت پڑھتا، پھر خاموش ہو جاتا کہ دل پڑھے، پھر دل سے اسی آیت کی آواز آتی۔ ایک دن اسی مشق میں مگن اور مسرور تھا کہ پھر وہی شخص اُسی حلیہ میں ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا: اب تو قرآن پڑھ رہا ہے۔

جب تک تریاق معدے میں نہ جائے شفا نہیں ہوتی
جب تک کلامِ الٰہی دل میں نہ اُترے کوئی بات نہیں بنتی

اُس نے شعر سنایا:

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا ، دِل دا پڑھدا کوئی ھو
دِل دا کلمہ عاشق پڑھدے ، کی جانن یار گلوئی ھو

..........☆..........

داتا دربار کی مسجد میں جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا ایک عمر رسیدہ شخص نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کر رہا ہے، میں نے بھی یہ محسوس کیا، کہ سوائے جوتیاں سیدھی کرنے کے اُس نے کوئی نماز نہیں پڑھی کیونکہ میں پچھلی صف میں تھا، جاتے وقت میں نے کہا: آپ نے نماز تو نہیں پڑھی، ان جوتیوں سے آپ کو کیا ملے گا؟ کہنے لگا نماز تو عمر بھر نہیں پڑھی، اب بڑھاپے میں نماز سے بخشش کی کیا امید رکھوں! بس ایک امید پر قائم ہوں کہ اتنے لوگوں میں سے کوئی ایک تو رب کا دوست ہوگا، شاید اِس ادا سے ہی وہ یا اُس کا یار خوش ہو جائے۔ میں نے کہا نماز سے بڑھ کر کوئی ادا نہیں۔ کہنے لگا یار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، اگر وہ راضی ہو جائے! تین سال کی چلہ کشی کے بعد ایک دن محفلِ حضوری نصیب ہوئی دیکھا وہی شخص یار کے قدموں میں تھا۔

پھر یہ شعر یاد آیا:

کہ گناہگار پہنچے درِ پاک پر
زاہدو پارسا دیکھتے رہ گئے

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کا شخصی تعارف

25 نومبر 1941 کو برصغیر کے ایک چھوٹے سے گاؤں ڈھوک گوہر شاہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ ماجدہ فاطمی ہیں یعنی سادات خاندان سید گوہر علی شاہ کے پوتوں میں سے ہیں، جبکہ والد گرامی سید گوہر علی شاہ کے نواسوں میں سے ہیں، اور دادا مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں بچپن سے ہی آپ کا رُخ اولیاء اکرام کے درباروں کی طرف تھا، آپ کے والد گرامی فرماتے ہیں کہ گوہر شاہی پانچ یا چھ سال کی عمر سے ہی غائب ہو جاتے اور ہم جب اُن کو ڈھونڈنے نکلتے تو اِن کو نظام الدینؒ اولیاء (دہلی) کے مزار پر بیٹھا ہوا پاتے۔ مجھے کئی دفعہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے یہ نظام الدین اولیاءؒ سے باتیں کر رہے ہیں، یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت گوہر شاہی کے والد گرامی ملازمت کے سلسلے میں دہلی میں مقیم تھے۔ مارچ 97 میں جب گوہر شاہی انڈیا تشریف لے گئے تو نظام الدین اولیاءؒ دربار کے سجادہ نشین اسلام الدین نظامی نے نظام الدین اولیاءؒ کے اشارے پر ان کو دربار کے سرہانے دستار پہنائی تھی۔

بچپن سے ہی جو بات کہتے وہ پوری ہو جاتی، اس وجہ سے میں ان کی ہر جائز و ناجائز ضد کو پورا کرتا۔ آپ کے والد گرامی مزید فرماتے ہیں کہ :" گوہر شاہی حسب معمول روزانہ صبح لان میں آتے ہیں تو میں ان کی آمد پر احترام میں کھڑا ہو جاتا ہوں "، اس بات پر گوہر شاہی مجھ سے ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا بیٹا ہوں، مجھے شرم آتی ہے آپ اس طرح نہ کھڑے ہوا کریں۔ لیکن میرا بار بار یہی جواب ہوتا ہے کہ میں آپ کیلئے نہیں بلکہ جو اللہ آپ میں بس رہا ہے اُس کے احترام میں کھڑا ہوتا ہوں۔ موڑہ نوری پرائمری اسکول کے ماسٹر امیر حُسین کہتے ہیں:" میں علاقے میں بہت سخت استاد مشہور تھا "۔ شرارتی بچوں کو مارتا اور ان کی شرارت یہ تھی کہ یہ اسکول دیر سے آتے تھے اور جب میں غصہ میں انہیں مارنے لگتا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے کسی نے میرا ڈنڈا پکڑ لیا ہو اور اس طرح مجھے ہنسی آ جاتی تھی۔

حضرت گوہر شاہی کی برادری اور دوستوں کے تاثرات:

ہم نے کبھی ان کو کسی سے لڑتے جھگڑتے یا کسی کو مارتے پیٹتے نہیں دیکھا، بلکہ کوئی دوست اگر غصہ کرتا یا ان کو مارنے کیلئے آتا تو یہ ہنس پڑتے۔

حضرت گوہر شاہی کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں:

"اول تو ان کو غصہ آتا ہی نہیں، اور اگر کبھی غصہ آتا ہے تو انتہائی شدید ہوتا ہے، اور وہ بھی کسی بیہودہ بات پر"

حضرت گوہر شاہی کی سخاوت کے بارے میں کہتی ہیں" صبح جب اپنے کمرے سے لان تک جاتے ہیں تو جیب بھری ہوتی ہے اور مڑ کر واپس آتے ہیں تو جیب خالی ہو جاتی ہے۔ سارا پیسہ ضرورت مندوں کو دے آتے ہیں اور پھر جب مجھے پیسوں کی ضرورت پڑھتی ہے تو منہ بنا لیتے ہیں اور اس طرح مجھے غصہ آتا ہے، پھر معصومانہ چہرہ دیکھ کر شعر پڑھتی ہیں،

دل کے بڑے سخی ہیں ، بیٹھے ہیں دھن لٹا کے

حضرت گوہر شاہی کے صاحبزادوں کے ان کے بارے میں تاثرات:

ابو ہم سے پیار بھی بہت کرتے ہیں اور خیال بھی بہت رکھتے ہیں لیکن جب ہم ان سے پیسے مانگتے ہیں تو وہ بہت کم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم فضول خرچی کرو گے، تب ہم کہتے ہیں کہ "یا تو ہمیں بھی فقیر بنا دو یا ہمیں پیسے دو "۔

حضرت گوہر شاہی کی والدہ ماجدہ کے ان کے بارے میں تاثرات:

بچپن میں کبھی اسکول نہ جاتا یا جوانی میں دورانِ کاروبار کبھی نقصان ہو جاتا تو میں اس کی سرزنش کرتی، لیکن انہوں نے کبھی بھی مجھے سر اُٹھا کر جواب نہیں دیا، جبکہ میرے بزرگ ککہ میاں ڈھوک شمس والے کہا کرتے تھے کہ: " ریاض کو گالی مت دیا کر، جو کچھ میں اس میں دیکھتا ہوں تمہیں خبر نہیں "انسانی ہمدردی اتنی کہ اگر ریاض کو پتہ چل جاتا کہ آٹھ دس میل کے فاصلے پر کوئی بس خراب ہوگئی ہے تو ان لوگوں کیلئے کھانا بنوا کر سائیکل پر انہیں دینے جاتا۔

حضرت گوہر شاہی کے ایک قریبی دوست محمد اقبال مقیم فضولیاں:

محمد اقبال کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں کبھی کبھی جب کھیتوں کی پگڈنڈی سے گزر ہوتا تو بے شمار چیونٹے قطار در قطار اس پگڈنڈی پر چل رہے ہوتے، ہم لوگ پگڈنڈی پر چل پڑتے اور چیونٹوں کا خیال نہیں کرتے لیکن یہ پگڈنڈی سے پرے ہٹ کر کیچڑ میں چلتے تاکہ چیونٹیوں کو تکلیف نہ ہو۔ جب ان پر قتل کا جھوٹا کیس بنایا گیا تو کرائم برانچ کے قدوس شیخ انکوائری کیلئے آئے، محلے والوں نے اُنہیں بتایا کہ ہماری نظر میں تو گوہر شاہی نے کبھی ایک مچھر بھی نہیں مارا ہوگا، کہاں ایک انسان کا قتل؟

حضرت گوہر شاہی اور ان کی ممانی:

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا، ایک دفعہ ممانی (جو کہ زاہدہ و پارسا اور عبادت گزار تھیں لیکن حرص اور حسد میں بھی مبتلا تھیں جو کہ اکثر عبادت گزاروں میں ہوتا ہے) نے کہا کہ تجھ میں اور تو سب ٹھیک ہے لیکن تو نماز نہیں پڑھتا میں نے جواب دیا: کہ نماز رب کا تحفہ ہے میں نہیں چاہتا کہ نماز کے ساتھ ساتھ بخل، تکبر، حسد، کینہ

کی ملاوٹ رب کے پاس بھیجوں جب کبھی بھی نماز پڑھوں گا تو صحیح نماز پڑھوں گا، تم لوگوں کی طرح نہیں کہ نماز بھی پڑھتے ہو اور غیبت، چغلی، بُہتان جیسے کبیرہ گناہ بھی کرتے ہو۔

حضرت گوہر شاہی اپنے بچپن کے حالات بیان فرماتے ہیں:

" دس بارہ سال کی عمر سے ہی خواب میں رب سے باتیں ہوتی تھیں اور بیت المعمور نظر آتا تھا، لیکن مجھے اس کی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ چلہ کشی کے بعد جب وہی باتیں اور وہی مناظر سامنے آئے تو حقیقت آشکار ہوئی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرا ایک ماموں جو کہ فوج میں ملازم تھا وہ طوائفوں کے کوٹھوں پر جایا کرتا تھا، گھر والوں کے منع کرنے کی وجہ سے وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتا تا کہ گھر والوں کو شک نہ گزرے۔ مجھے چائے اور بسکٹ کھانے کو دیتا اور خود اندر چلا جاتا، جبکہ مجھے طوائفوں اور کوٹھوں کی سمجھ بوجھ نہیں تھی۔ ماموں مجھ سے یہی کہتا کہ یہ عورتوں کا آفس ہے۔ کچھ دنوں بعد میرا دل اس جگہ سے اُچاٹ ہو گیا۔ تب ماموں نے کہا کہ یہ عورتیں ہیں اور اللہ نے ان کو اسی مقصد کے لئے بنایا ہے۔ یعنی اس نے مجھے بھی ملوث کرنے کی کوشش کی۔ ماموں کی باتوں کا اتنا اثر ہوا کہ نفس کی کشمکش میں رات بھر نہ سو سکا، اور پھر اچانک آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا گول چبوترا ہے اور میں اُس کے نیچے کھڑا ہوں، اوپر سے کرخت قسم کی آواز آتی ہے اس کو لاؤ، دیکھتا ہوں کہ ماموں کو دو آدمی پکڑ کر لا رہے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ یہ ہے! پھر آواز آتی ہے کہ اس کو گرزوں سے مارو تب اس کو مارتے ہیں تو وہ چیخیں مارتا اور دھاڑتا ہے اور چیختے چیختے اس کی شکل سور کی طرح بن جاتی ہے، پھر آواز آتی ہے کہ تو بھی اس کے ساتھ اگر شامل ہوا تو تیرا بھی یہی حال ہوگا، پھر میں توبہ توبہ کرتا ہوں اور آنکھ کھلتی ہے تو زبان پر یہی ہوتا ہے کہ "یارب میری توبہ ، یارب میری توبہ" اور کئی سال تک اس خواب کا اثر رہا

اس کے دوسرے دن میں گاؤں کی طرف جا رہا تھا، بس میں سوار تھا راستے میں دیکھا کچھ ڈاکو ایک ٹیکسی سے ٹیپ ریکارڈر نکالنے کی کوشش کر رہے تھے، ڈرائیور نے مزاحمت کی تو اس پر چھریوں سے وار کر کے قتل کر دیا، یہ منظر دیکھ کر ہماری بس وہاں رک گئی اور وہ ڈاکو ہمیں دیکھ کر فرار ہو گئے، اور ڈرائیور نے تڑپ کر ہمارے سامنے جان دیدی، پھر ذہن میں یہی آیا کہ زندگی کا کیا بھروسہ، رات کو سونے لگا تو اندر سے یہ شعر گونجنا شروع ہو گئے،

کر ساری خطائیں معاف میری ، تیرے در پہ میں آن گرا

اور ساری رات گریہ زاری میں گزری، اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد میں دنیا چھوڑ کر جام داتارؒ کے دربار پر چلا گیا، لیکن وہاں سے بھی کوئی منزل نہ ملی اور میرا بہنوئی مجھے وہاں سے واپس دنیا میں لے آیا۔ 34 سال کی عمر میں بری امامؒ سامنے آئے اور کہا کہ اب تیرا وقت ہے دوبارہ جنگل جانے کا! تین سال چلہ کشی کے بعد جب کچھ حاصل ہوا تو دوبارہ جام داتار کے دربار گیا، صاحبِ مزار سامنے آ گئے میں نے کہا اُس وقت اگر مجھے قبول کر لیا جاتا تو بیچ میں نفسانی زندگی سے محفوظ رہتا، اُنہوں نے جواب دیا: اُس وقت تمہارا وقت نہیں تھا۔

حضرت گوہر شاہی کی باطنی شخصیت کے چند حقائق

19 سال کی عمر میں جسۂ توفیق الٰہی ساتھ لگا دیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اُس کے اثر سے کپڑے پھاڑ کر صرف ایک دھوتی میں جام داتارؒ کے جنگل میں چلے گئے تھے۔ جسۂ توفیق الٰہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ 14 سال غائب رہا، اور پھر 1975 میں دوبارہ سیون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب بھی یہی جسۂ توفیق الٰہی ہی تھا!۔

25 سال کی عمر میں جُسۂ گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا، جس کی وجہ سے ابلیسی لشکر اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے جسۂ توفیق الٰہی اور طفلِ نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں، ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہِ راست رب سے ہے اور ان کا مقام، مقامِ احدیت ہے۔

35 سال کی عمر میں 15 رمضان 1976 کو ایک نطفۂ نور قلب میں داخل کیا گیا، کچھ عرصے بعد تعلیم و تربیت کیلئے کئی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ 15 رمضان 1985 میں جبکہ آپ دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفۂ نور طفلِ نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربارِ رسالتؐ میں تاجِ سلطانی پہنایا گیا۔ طفلِ نوری کو بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ لیکن دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ 9 سال میں ہی عطا ہو گیا۔

جشنِ شاہی منانے کی وجوہات

15 رمضان 1977 کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔

راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔

چونکہ ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔

اس لئے اِسی روز اِسی خوشی میں جشنِ شاہی منایا جاتا ہے۔

1978 میں حیدر آباد آ کر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔لاکھوں افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور ان کو نظر آیا۔لاکھوں افراد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔لاکھوں لا علاج مریض شفایاب ہوئے۔

ہر مذہب، ہر قوم، ہر نسل کے افراد حضرت گوہر شاہی سے رشد و ہدایت حاصل کر کے اللہ کی محبت اور ذات تک پہنچا شروع ہو گئے۔خدا کی قسم! میں بھی ان ہی لوگوں میں سے ہوں جن کے دلوں پر خوشخط لکھا ہوا اسم اللہ چمک رہا ہے۔

(از شیخ نظام الدین، میری لینڈ، امریکہ)

چاند اور سورج پر تصاویر کے بارے میں مکمل وضاحت

گوھر شاہی روحانی تعلیم اور جگہ جگہ خطابات کے ذریعہ پوری دنیا میں مشہور اور ہر دل عزیز ہو گئے۔

1994ء میں مانچسٹر (انگلینڈ) میں کچھ لوگوں نے چاند پر گوھر شاہی کی تصویر کی نشان دہی کی ۔ پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے بھی شہادتیں وصول ہوئیں، ویڈیو کے ذریعہ چاند کی تصویریں اُتاری گئیں۔ پھر بیرون ممالک اور ناسا سے چاند کی تصویریں منگوائی گئیں، شروع شروع میں یہ تصویریں مدھم تھیں،لیکن گزشتہ دو سال سے اتنی واضح ہو گئیں کہ دوربین یا کمپیوٹر کے بغیر بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

1996ء میں ہمارے نمائندے ظفر حسین نے ناسا NASA والوں کو نشان دہی کرائی۔ انہوں نے کہا ہمیں پتہ ہے کہ چاند پر چہرہ ہے، یہ چہرہ عیسیٰؑ کا ہے جو دوسو (200) میل لمبی روشنی سے معلوم ہوتا ہے۔ امریکی شہریوں نے بھی ناسا پر زور دیا کہ اس تصویر کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے لیکن (گوھر شاہی کا) ایشیائی ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا۔ بلکہ ناسا کے ہی پروفیسر ماہر فلکیات Alter Dinsmore نے اپنی تصنیف شدہ کتاب (Pictorial Astrononmy) میں تصویر کو کچھ رد و بدل کر کے عورت کے روپ میں پیش کیا اور پوری عیسائی مشنری میں یہ افواہ پھیلا دی کہ چاند پر حضرت مریمؑ کی تصویر ہے۔

جب پاکستان کے اخباروں میں یہ خبر نشر ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اس کی تحقیق کے بعد تصدیق کری، بہت سے لوگوں نے بغیر تحقیق کے تمسخر اڑایا اور بہت سے لوگوں نے اسے جادو سمجھا۔ کچھ عرصے بعد خلاء میں بھی تصویر کا شور ہوا۔ لیکن اس کا اثر ذاکرین (معتقدین گوھر شاہی) کے علاوہ کہیں بھی نہ دِکھا۔

1998ء میں پرچم اخبار میں یہ خبر چھپی کہ حجرِ اسود میں کسی کی شبیہہ نظر آ رہی ہے۔ ہم اس شبیہہ کے متعلق پہلے ہی

معلومات رکھتے تھے۔ بلکہ حجرِاسود کے کئی تغرے نشان زدہ بھی ہمارے پاس موجود تھے اورتقریباً ہر سرفروش تحقیق کر چکا تھا۔خاموشی کی وجہ مسلمانوں میں فتنے کا اندیشہ تھا۔لیکن اخباری خبر کے بعد ہمیں بھی حوصلہ ہوا اور پھر پورانداز میں پریس ریلیز شائع کی گئیں۔تقریباً ہر مسلمان نے اس کی تحقیق کری، کیونکہ مسلمانوں کے ایمان کی بات تھی۔کثیر طبقہ متفق ہوا، چونکہ تصویر اتنی واضح تھی کہ اس کو جھٹلانا مشکل تھا۔اس لئے کئی لوگوں نے مشہور کردیا کہ یہ بھی جادو ہے۔

تقریباً ہر ملک میں چاند اور حجرِاسود کی تصاویر روشناس کرائی گئیں۔ سعودی عرب اور اس کے ہمنوا سیخ پا ہوگئے، جیسے کہ حجرِاسود میں تصویر گوھر شاہی نے لگائی ہو، وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہوتی ہے، حجرِاسود پر کیسے آ گئی؟ یہ نہ سوچا کہ رب کی طرف سے کوئی بھی نشانی حرام نہیں ہوسکتی۔سعودی حکومت نے اپنی شرعی عدالتوں سے یہ فیصلہ لے لیا ہے کہ گوھر شاہی واجب القتل ہے۔ اگر گوھر شاہی سرزمینِ مکہ میں قدم رکھے تو اسے قتل کردیا جائے

پاکستان میں بھی سعودی نواز فرقے گوھر شاہی اور اس کی تعلیمات کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش کررہے ہیں۔جھوٹے مقدمات جن میں دفعہ 295 کا بھی مقدمہ بنادیا گیا ہے۔اور کئی دفعہ گوھر شاہی پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا ہے۔

اب سورج پر بھی گوھر شاہی کی تصویر نمایاں ہوگئی ہے

ہم نے حکومتِ پاکستان کو مقدمات کی وجہ اور تصاویر کی تحقیق کے لئے کئی بار آگاہ کیا ۔ لیکن اللہ کی ان نشانیوں کو حکومتی سطح پر بھی فرقہ واریت کے دباؤ کی وجہ سے جھٹلایا گیا بلکہ نواز حکومت نے سندھ حکومت پر بھی زور دیا کہ گوھر شاہی کو کسی طریقے سے پھنسایا، دبایا، یا مٹایا جائے، اور اب ہم فوجی حکومت سے رابطہ کررہے ہیں کہ وہ ان نشانیوں کی انصاف سے تحقیق کرے اور کسی بھی ڈر، خوف، دباؤ یا فرقہ واریت کی وجہ سے اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلایا جائے۔ اللہ کی یہ نشانیاں فتنہ ڈالنے کے لئے نہیں، بلکہ فتنہ مٹانے کے لئے ہیں۔اور اس کا ثبوت ہے کہ گوھر شاہی کا درس جو امن اور اللہ کی محبت کا درس ہے جس کے ذریعے ہر مذاہب والے اپنی اصلاح کرنے میں لگ گئے۔اور آج ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی گوھر شاہی کی عقیدت کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہورہے ہیں، اور تاریخ میں یہ پہلا ریکارڈ ہے کہ کسی بھی مسلم کو گرجوں، مندروں اور گردواروں میں وعظ اور تقریر کے لئے مسندوں پر بٹھایا گیا ہو۔

ایسے شخص کی دل جوئی کی جانی چاہیئے جو ملک کیلئے باعثِ فخر ہو اور اللہ کی طرف سے مامور ہو۔اور اسکی صداقت کیلئے اللہ نشانیاں دکھا رہا ہو، اور جس کی نظر سے لوگوں کے دل اللہ اللہ میں لگ کر اللہ کے محبّ بن گئے ہوں۔

لیکن دشمنِ اولیاء اور دشمنِ اہل بیت کے مولوی اور جماعتیں ان کے خلاف سربستہ ہوگئی ہیں۔بے بنیاد مقدموں، بے بنیاد حربوں اور بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعے عوام کا رخ حجرِاسود سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔جب کہ یہ

بہت نازک اور اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں کے ایمان کا خطرہ ہے۔ تو اس کی تحقیقات کے لئے خاموشی کیوں ہے؟ اس کے متعلق پوری دنیا میں اتنا منفی اور مثبت پروپیگنڈہ ہو چکا ہے کہ اب اس کو دبانا مشکل ہے۔ ادھر ولیوں کو ماننے والے علماءِ سو، گوھر شاہی سے بغض وحسد کی وجہ سے گونگے بن گئے ہیں۔ تصویر کو واضح ہونے کی صورت میں جھٹلانا مشکل ہو گیا تو کہتے ہیں کہ چاند پر جادو چل گیا، جبکہ حضور ﷺ نے کہا تھا کہ چاند پر جادو نہیں ہوسکتا، پھر کہتے ہیں کہ حجراسود بھی جادو کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ اگر کعبہ بھی جادو کی زد میں آ گیا ہے تو پھر مسلم کے پاس تحفظ کی کون سی جگہ ہے؟ مثال دیتے ہیں کہ حضور ﷺ پر بھی جادو ہو گیا تھا کعبہ حضور ﷺ سے افضل نہیں ہے۔

بے شک حضور ﷺ پر جادو ہو گیا تھا لیکن اس کے توڑ کے لئے سورۃ والناس آ گئی تھی۔ تم بھی والناس کے ذریعے چاند اور حجراسود پر پھونکیں مارو، اگر یہ تصویریں نہ مٹیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو جائیں تو پھر تمہیں حق کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ ورنہ پھر تمہارے اندر ابوجہل ہی ہے۔

مظہر فیروز
(امریکہ)

جب امریکہ میں یہ انکشاف ہوا کہ چاند پر کسی ایشیائی کی تصویر ہے جو حلیہ سے مسلمان نظر آتا ہے تو انہوں نے تصویر کا رخ تبدیل کر دیا، نمبر 1 چاند کی اوریجنل تصویر ہے۔ نمبر 2 تصویر بھی چاند سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ جس میں انہوں نے کچھ ردوبدل کی، سر کے اوپر جو چہرہ اور داڑھی تھی اسے برابر کر دیا گیا، تاکہ چہرے کی جگہ بال نظر آئیں۔ یہ حلیہ کلین شیو آدمی کا ہے، ملاحظہ ہو تصویر نمبر 3 جسے Dinsmore نے عورت کے روپ میں روشناس کرنے کی کوشش کی، تاکہ لوگوں کا رخ حضرت مریمؑ کی طرف کیا جائے۔ خطاطی کے ذریعہ ٹھوڑی کو چھوٹا اور گردن کو بھی پتلا کیا گیا ہے، جبکہ آنکھیں بھی لمبی کی گئی ہیں۔

اللہ کی نشانیوں میں ملاوٹ اچھا شگون نہیں ہے کیونکہ یہ چہرے عنقریب اس دنیا میں ظاہر ہونے والے ہیں۔

انگلیوں پر اُبھرنے والے لفظ اللہ پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں فرمایا

حضرت گوھر شاہی نے 1980 میں باقائدہ تنظیم کے ذریعے درس وتدریس کا کام شروع کیا آپ کا پیغام ”اللہ کی محبت“ کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں گوھر شاہی کو خطابات کی دعوت دیکر ذکر قلب حاصل کرنے لگے یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے جسکی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ

گوھر شاہی ہر مذہب کی عبادت گاہ کے اسٹیج منبر پر پہنچ جاتے ہیں یوں تو بے شمار کرامتیں اور پروگرام ہیں لیکن چند چیدہ دچیدہ پروگراموں کی تصاویر انٹرنیٹ کی مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔

کتاب کی روشناس کے لئے چند اقتباسات

1- اگر آپ کسی مذہب میں ہیں لیکن اللہ کی محبت سے محروم ہیں، اِن سے وہ بہتر ہیں جو کسی مذہب میں نہیں لیکن اللہ کی محبت رکھتے ہیں۔

2- محبت کا تعلق دِل سے ہے، جب دِل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملایا جاتا ہے، تو وہ خون کے ذریعہ نس نس میں پہنچ کر روحوں کو جگاتا ہے۔ پھر
روحیں اللہ کے نام سے سرشار ہوکر اللہ کی محبت میں چلی جاتی ہیں۔

3- رب کا کوئی بھی نام خواہ کسی بھی زبان میں ہو قابلِ تعظیم ہے لیکن رب کا اصلی نام سُریانی زبان میں اللہ ہے جو کہ عرشیوں کی زبان ہے، اسی نام سے
فرشتے اُسے پکارتے ہیں۔ اور ہر نبی کے کلمے کے ساتھ منسلک ہے۔

4- جو بھی شخص سچے دل سے رب کی تلاش میں بحر و بر میں ہے وہ بھی قابلِ تعظیم ہے۔

5- اس دنیا میں ایک ہی وقت میں علیحدٰہ علیحدٰہ خطوں میں کئی آدم آئے۔ تمام آدم دنیا میں دنیا کی ہی مٹی سے بنائے گئے، جبکہ آخری آدم جو عرب میں
دفن ہیں بہشت کی مٹی سے واحد بنائے گئے، اِن کے سوا کسی اور آدم کو فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا، ابلیس اِسی آدم کی اولاد کا دشمن ہوا۔

6- انسان کے جسم میں سات قسم کی مخلوقیں ہیں، جن کا تعلق علیحدٰہ علیحدٰہ آسمانوں، علیحدٰہ علیحدٰہ بہشتوں اور انسان کے جسم میں علیحدٰہ علیحدٰہ کاموں
سے ہے، اگر ان کو نور کی طاقت پہنچائی جائے تو یہ اُس انسان کی صورت میں ایک ہی وقت میں کئی جگہ حتیٰ کہ ولیوں، نبیوں، کی مجلس اور رب سے
ہمکلام یا دیدار تک پہنچ سکتی ہیں۔

7- ہر انسان کے دو مذہب ہوتے ہیں، ایک جسم کا مذہب جو مرنے کے بعد ختم ہوجاتا ہے، دوسرا روح کا مذہب جو کہ

روزِازل میں تھا یعنی اللہ سے

محبت، اسی کے ذریعہ انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

8- سب مذاہب سے بالاتر رب کا عشق ہے، اور سب عبادات سے بالاتر رب کا دیدار ہے۔

9- انسانوں، حیوانوں، درختوں اور پتھروں کے متعلق معلومات، کہ یہ کس طرح وجود میں آئے اور کیوں کوئی حرام اور کوئی حلال ہوا۔

10- ارواح اور فرشتوں کے امرِ کن سے بھی پہلے کون سی مخلوق تھی؟

وہ کون سا کتا تھا جو حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا؟

اور وہ کون سے لوگ ہیں جن کی روحوں نے ازل میں ہی کلمہ پڑھ لیا تھا؟

وہ کون سے بندے کا راز ہے جو اس کتاب میں درج نہیں ہے؟

معلومات اور تحقیقات کے لئے اس کتاب......کو ضرور پڑھیے۔

انٹرنیٹ پر دی ہوئی ان عبارات، معلومات اور مصدقات کے علاوہ اگر اور کوئی مواد کسی طرف سے آجائے تو اس کا تعلق آل فیتھ ادارے یا حضرت سیدنا گوھر شاہی سے نہیں ہوگا۔